اِلتجائے قریشی

در منقبت

قدوۃ السالکین سلطان العارفین قطب الاقطاب

حضرت الحاج مولانا محمد برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

سالکؔ آبادی المعروف سرکار بجاگوی

مصنف

فضل الرحمٰن قریشی عاجزؔ

برارکوٹی

زیرِ نگرانی

مخدوم اہلسنت جگر گوشۂ سرکار بجاگوی

علامہ محمد حمید الدین برکتی

ناشر

برکات القلم پبلیشرز

جامعہ اسلامیہ برکاتیہ بنک روڈ مظفرآباد آزاد کشمیر

اِلتجائے قریشی

در منقبت

قدوۃ السالکین سلطان العارفین قطب الاقطاب

حضرت الحاج مولانا محمد برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ساکن آبادی المعروف سرکار بھاگوی

مصنف

فضل الرحمٰن قریشی عاجز

برارکوٹی

زیر نگرانی

مخدوم اہلسنت جگر گوشۂ سرکار بھاگوی

علامہ محمد حمید الدین برکتی

ناشر

برکات القلم پبلیشرز

جامعہ اسلامیہ برکاتیہ بنک روڈ مظفرآباد آزاد کشمیر

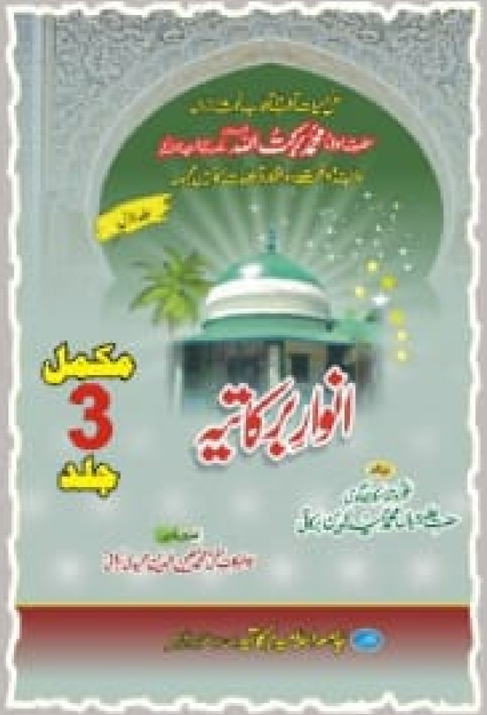

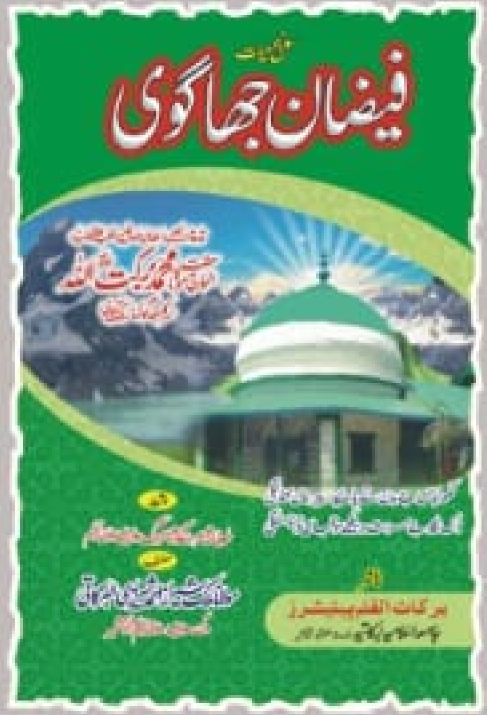

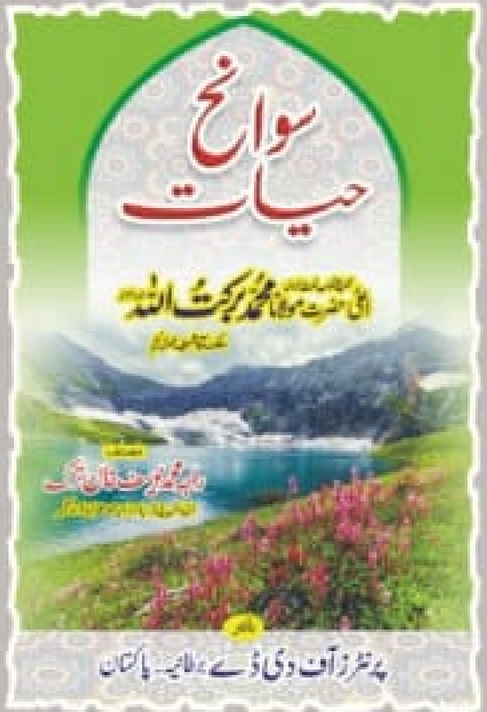

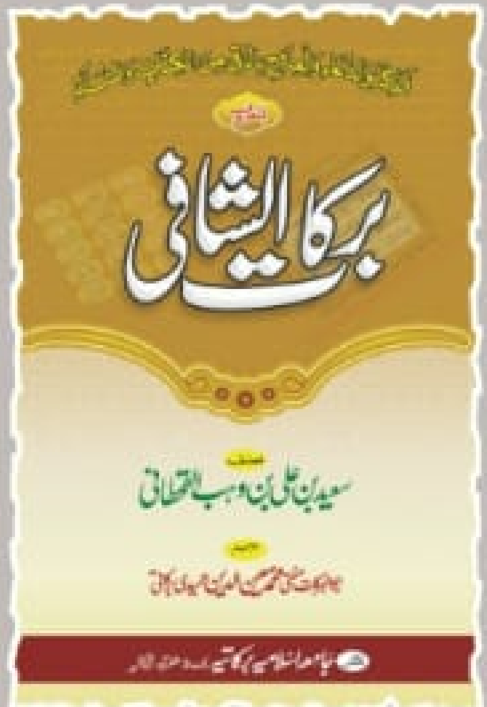

ٹائٹل آرٹ نصیر احمد لون (ہیرا بھائی لاہور)

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب	....التجائے قریشی۔
مصنف	....مولانا فضل الرحمٰن قریشی برارکوٹی (رحمۃ اللہ علیہ)۔
پروف ریڈنگ	....مولانا شیراز احمد شیرازی برکاتی، درگ، دواریاں، نیلم
سن اشاعت	....اکتوبر ۲۰۱۸
تعداد	....۵۰۰
قیمت	....۲۵۰
ناشر۔	....برکات القلم پبلشرز۔

جامعہ اسلامیہ برکاتیہ بنک روڈ مظفرآباد آزاد کشمیر۔

نوٹ ۔ جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔ بغیر قلمی اجازتِ مصنف مواد کا غیر قانونی استعمال یا نقل قطعاً ممنوع ہے۔ اقتباس اور ربط بغیر کسی تبدیلی کے استعمال کیے جا سکتے ہیں بشرطیکہ اقتباس کے ساتھ اصل مواد کا پورا اور واضح حوالہ فراہم کیا جائے۔

التجائے قریشی ۔

وما من کاتب الا سیبلی
ویبقی الدهر ما کتبت یداه
فلا تکتب بکفک غیر شی
یسرک فی القیامة ان تراه

الانتساب۔

منشی سکندر خان رحمہ اللہ تعالیٰ

......سسر مولانا قاضی فضل الرحمٰن قریشی، عاجز برارکوٹی۔

لسمیرہ برارکوٹ(پاکستان) **کے نام**

......جن کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کی ساتھ لازوال محبت عطا فرمائی۔

......جو"شاکر فی اللہ" اولیاء اللہ کے صف میں شامل ہیں۔

......جنہوں نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے حکم کو ہمیشہ سر آنکھوں پر سجایا۔

......جنہوں نے ہمیشہ اپنی اولاد کو اولیاء اللہ کے دامن سے وابستہ رہنے کا حکم دیا۔

......جو خود بھی اولیاء اللہ کے راستے پر چلے اور اپنے خاندان وقبیلہ کو بھی اسی راستے کا مسافر بنایا۔

الاھداء۔

منشی سکندر خان بن عبداللہ رحمہما اللہ تعالیٰ کے سارے **قبیلے اور خاندان** کو بالعموم جنہوں نے مولانا قاضی فضل الرحمٰن قریشی کی اولاد، بیٹے اور پوتوں کی کفالت اور دیکھ بھال کی۔

اور **اس ماں کے نام** بالخصوص

جس نے مولانا قاضی فضل الرحمٰن قریشی کی غیر موجودگی میں باپ بن کر اولاد کی کمال تربیت فرمائی اور انہیں دین کے ساتھ وابستہ رہنا سکھایا اور پوتوں کو عملی طور پر دین کے راستے پر گامزن کیا۔

مقدمۃ الکتاب ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ الذی ینزل علی عبدہ آیات بینات لیخرجکم من الظلمات الی النور والصلاۃ والسلام علی من اتی بنور وکتاب مبین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔

اما بعد .فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم .بسم اللہ الرحمن الرحیم.
الا الذین آمنوا وعملوا الصٰلحت وذکروا اللہ کثیرا وانتصروا من بعد ماظلموا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔
مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔
سورت الشعراء۔آیت ۲۲۴۔پارہ ۱۹۔ترجمہ کنز الایمان۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے سر پر اشرف المخلوقات کا تاج سجایا اور اسے علم کی دولت سے مالا مال کر کے دوسری مخلوق پر اس کی برتری ثابت فرمادی ۔مختلف ادوار واوقات میں انسان کے تعلیمی کمال کی صورتیں مختلف رہی ہیں ۔ایک وقت آیا کہ سحر جادو جاننے والا صاحب علم کہلایا۔فن تعمیر بھی ماضی کا علم ہے ۔ اسی طرح ایک وقت تھا جب فصاحت وبلاغت شعر وسخن پوری دنیا میں ایک فن کی حیثیت سے مروج تھا۔اس میں کامیابی انتہائی ریاضت ومشقت کے بعد حاصل ہوتی تھی۔

ظہور اسلام اور دعوت اسلام سے قبل شاعری ہی تعلیم سمجھی جاتی تھی۔حدیث مبارک میں آتا ہے:۔
عن ابن عباس انہ قال : الشعر دیوان العرب ھواول علم العرب علیکم شعر الجاھلیۃ وشعرا لحجاز۔
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شعر عربی لغت کا مجموعہ ہے۔یہی عربی کا پہلا علم ہے۔تم پر زمانہ

جاہلیت اور حجاز مقدس کے شعر لازم ہیں۔
تہذیب الآثار لابی جعفر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ)۔ج ۲۔ص ۶۳۷۔رقم الحدیث ۹۴۲۔

زبان کی مار ۔

شاعرانہ کلام سے قابلیت کا اظہار ہوتا تھا۔حتیٰ کہ لوگ اپنا اپنا کلام بیت اللہ شریف کی دیواروں پر معلق کر کے چیلنج کرتے تھے کہ میرے کلام جیسا کلام پیش کر سکتے ہو تو لاؤ۔اس دور میں شاعرانہ کلام اتنی ہی تیزی سے پھیلتا تھا جتنی تیزی سے آج سوشل میڈیا پر خبر پھیلتی ہے۔ادھر منہ سے کلام نکلا اور ادھر لوگوں میں مشہور ہونا شروع ہوگیا۔یہی وجہ ہے کہ جب کسی کی ہجو کی جاتی تھی تو وہ چند ایام میں سلطنت یا شہر کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک مشہور ہو جاتی تھی۔شاعرانہ ہجو کی مار ”تیر تلوار اور نیزے“ سے زیادہ بری سمجھی جاتی تھی۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منسوب ایک قول ہے:۔

جراحات السنان لہ التیام   ولایلتام ماجرح اللسان ۔

یعنی تیر تلوار کے گھاؤ بھر گئے اور زبان کے گھاؤ نہ بھرے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدیہ ۔یعنی کامل مومن وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے ایذا سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

آج لوگ زبان کو انتہائی بے باکی وبے خیالی اور دریدہ ذہنی سے استعمال کرتے ہیں ۔ یہ لوگ تھپڑ مارنا معیوب خیال کرتے ہیں حالانکہ زبان کو ہاتھ کی بہ نسبت زیادہ احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے کیونکہ ہاتھ کی ایذا رسانی کا ایک خاص دائرہ کار ہے جبکہ زبان کی ایذا رسائی بہت وسعت کی حامل ہے۔ زبان کی آفات میں گالم گلوچ ،لعن طعن ،غیبت ، بہتان ، چغلی اور کذب وغیرہ شامل ہیں جبکہ ہاتھ کے ایذا میں مارنا ،قتل کرنا، کسی چیز کو منہدم کرنا، دفع کرنا اور جھوٹ لکھنا وغیرہ شامل ہیں۔انسان کو پہنچنے والے اکثر ایذا

کا تعلق انسان کے انہی دو اعضا کے ساتھ ہے۔

رہا یہ سوال کہ زبان کے ایذا کو ہاتھ کے ایذا پر مقدم کیوں کیا تو اس کی کئی وجوہ ہیں۔اولاً:۔اکثر ایذا زبان کے ذریعے ہے۔دوم:۔انسان آسانی سے زبان کے ذریعے ایذا دے دیتا ہے۔سوم:۔زبان کے چوٹ دل پر لگتی ہے۔چہارم:۔زبان کے ذریعے زندوں اور مردوں دونوں کو ایذا دیا جاسکتا ہے۔پنجم:۔زبان کی آفات میں عام وخاص سب شامل ہیں۔بالخصوص آج کل کے دور میں بدکلامی کی وبا بہت عام ہوگئی۔

اگر یہ سوال کیا جائے کہ زبان کے ذریعے جو ایذا دیا جاتا ہے وہ قولاً ہوتا ہے لہذا زبان کی جگہ قول کا ذکر کر دیا جاتا ہے تو مضایقہ نہیں تھا۔دراصل زبان میں قول کی بہ نسبت زیادہ عموم ہے مثلاً اگر کوئی شخص کسی کا مذاق اڑاتے اور ٹھٹھہ کرتے ہوئے فقط زبان باہر نکالے تو اب زبان کے ساتھ تو ایذا دیا مگر یہ قولی ایذا نہیں کہلائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ مومن کی زبان اور کافر کی زبان میں بہت فرق ہے۔مومن کی زبان اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور کافر کی زبان اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے۔حدیث مبارک میں ہے:۔

1 ....امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب ''الزھد'' میں نقل فرمایا ہے:۔

عن ابی الدرداء قال مافی المومن مضغة احب الی الله عزوجل من لسانه به یدخل الجنة ومافی الکافر مضغة ابغض الی الله عز وجل من لسانه به یدخل النار۔

حضرت ابودرداء سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو مومن کے اعضا میں زبان سے زیادہ کوئی گوشت کا ٹکڑا محبوب نہیں۔اسی کے ذریعے مومن کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کو کافر کے اعضا میں زبان سے زیادہ کوئی حصہ برا نہیں لگتا۔کافر زبان کی وجہ سے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

الزھد لامام احمد بن حنبل۔ج ا۔ص ۱۱۵۔رقم الحدیث ۷۵۰۔باب زہد ابی الدرداء۔

2 ....الزھد لامام احمد بن حنبل میں ہے:۔

عن انس قال لایتقی الله عبد حتی یحزن من لسانه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں کہلاتا جب تک وہ اپنی زبان سے نہ ڈرتا ہو۔

الزھد لامام احمد بن حنبل۔ج ا۔ص ۱۷۱۔رقم الحدیث ۱۱۶۵۔باب اخبار عبد اللہ بن عمر۔

3 ....اسی میں ہے:۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمة ومایدری انها تبلغ حیث مابلغت یهوی بها فی النار سبعین خریفا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انجام کی فکر و پرواہ کیے بغیر آدمی ایسے کلمات سے کلام کرے گا جن کے سبب ستر سال کی مقدار جتنا جہنم کی گہرائی میں گرایا جائے گا۔

الزھد لامام احمد بن حنبل۔ج ا۔۳۱۹۔رقم الحدیث ۲۳۳۲۔باب زہد عبید بن عمیر۔

4 ....مسند امام احمد بن حنبل میں ہے:۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمة لایری بها باسا یهوی بها سبعین خریفا فی النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آدمی کوئی ایسا کلمہ کہے گا جسے نقصان دہ نہ سمجھتا ہوگا اس کی وجہ سے ستر سال کی مقدار جتنا جہنم کی گہرائی میں گرایا جائے گا۔

مسند امام احمد بن حنبل۔ج ۲۔ص ۲۳۶۔رقم الحدیث ۷۲۱۵۔

5 ....مسند امام احمد بن حنبل میں ہے:۔

عن ابی هریرة قال عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : ان العبد لیتکلم بالکلمة من رضوان الله مایلقی لها بالا یرفع له بها درجات وان العبد لیتکلم بالکلمة من سخط الله

لایلقی لھا بالا یھوی بھا فی جھنم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ بے خیالی میں اللہ کی رضا کا کوئی ایسا کلمہ بولے گا جس کے سبب اس کے درجات بلند کردیے جائیں گے۔بے شک کوئی بندہ بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی ایسا جملہ بولے گا جس کے سبب جہنم میں گرادیا جائے گا۔

مسند امام احمد بن حنبل۔ج ۲۔ص ۳۳۴۔رقم الحدیث ۸۴۱۱۔

صحیح البخاری۔ج ۸۔ص ۱۰۱۔رقم الحدیث ۶۴۷۸۔باب حفظ اللسان۔

6 ....مسند امام احمد بن حنبل میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد لیتکلم بالکلمۃ یزل بھا فی النار ابعد مابین المشرق والمغرب ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بے شک بندہ کوئی ایسا کلمہ بولے گا جس کے سبب وہ مشرق ومغرب کی دوری سے زیادہ جہنم کی گہرائی میں گر پڑے گا۔

مسند امام احمد بن حنبل۔ج ۲۔ص ۳۷۹۔رقم الحدیث ۸۹۲۲۔

صحیح مسلم۔ج ۴۔ص ۲۲۹۰۔رقم الحدیث ۲۹۸۸۔باب التکلم بالکلمۃ یھوی بھا فی النار۔

7 ....مسند امام احمد بن حنبل میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال :ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ یضحک بھا جلساء ہ ،یھوی بھا من ابعد من الثریا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مجلس میں لوگوں کو ہنسانے کے لیے ایسا کلمہ بولے گا جس کے سبب وہ ثریا سے زیادہ بلندی کی مقدار جہنم میں گرادیا جائے گا۔

مسند امام احمد بن حنبل۔ج ۲۔ص ۴۰۲۔رقم الحدیث ۹۲۲۰۔

8 ....مسند امام احمد بن حنبل میں ہے:۔

عن سعید الخدری یرفعہ قال :ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ لایرید بھا باسا الا لیضحک بھا القوم وانہ لیقع منھا ابعد من السماء۔

حضرت سعید خدری سے مروی ہے وہ اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ بے شک کوئی آدمی بے پرواہی میں صرف لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی کلمہ کہے گا اور وہ اس کے سبب آسمان سے زیادہ دوری کے مقدار گرادیا جائے گا۔

مسند امام احمد بن حنبل۔ج ۳۔ص ۳۸۔رقم الحدیث ۱۱۳۳۱۔

9 ....سنن الترمذی میں ہے:۔

قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحک بہ القوم فیکذب ویل لہ ویل لہ ۔

راوی نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے باتیں کرے اور جھوٹ بولے۔اس کے لیے ہلاکت ہے۔اس کے لیے ہلاکت ہے۔

سنن الترمذی۔ج ۴۔ص ۱۳۵۔رقم الحدیث ۲۳۱۵۔باب فیمن تکلم بکلمۃ یضحک بھا الناس۔

10 ....مسند امام احمد بن حنبل میں ہے:۔

سمعت عروۃ بن النزال یحدث عن معاذ بن جبل قال : اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک فلما رائیتہ خلیا قلت :یارسول اللہ . اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ . قال بخ ، لقد سألت عن عظیم وھویسیر علی من یسرہ اللہ علیہ تقیم الصلاۃ المکتوبۃ ، وتؤدی الزکاۃ المفروضۃ ، وتلقی اللہ لاتشرک بہ شیئا اولاادلک علی رأس الامر وعمودہ وذروۃ سنامہ ؟ اما رأس الامر : فالاسلام فمن اسلم سلم ،واما عمودہ :فالصلاۃ ، واما ذروۃ سنامہ : فالجھاد فی سبیل اللہ ،اولاادلک علی ابواب

الخير ؟. الصوم جنة والصدقة وقيام العبد فى جوف الليل يكفر الخطايا وتلاهذه الآية [تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوف وطمعا ومما رقناهم ينفقون] اولا ادلك على املك ذلك لك كله ؟.قال : فاقبل نفر ، قال : فخشيت ان يشغلواعنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال شعبة او كلمة نحوها، قال : فقلت يارسول الله ، قولك اولاادلك على املك ذلك لك كله ؟. قال : فاشار رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده الى لسانه قال : قلت يارسول الله وانا لنواخذ بمانتكلم به ؟. قال: ثلكتك امك معاذ وهل يكب الناس على مناخرهم الا حصائد السنتهم ۔

میں نے عروہ بن نزال کو حضرت معاذ بن جبل کی روایت سے حدیث بیان کرتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس لوٹے۔جب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلا پایا تو عرض کی اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔فرمایا شاباش آپ نے ایسے عظیم عمل کا پوچھا ہے جو اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔تم نماز قائم کرو،فرض زکوٰۃ ادا کرو، خالص ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو۔کیا میں تمہیں معاملہ کی بنیاد، اس کے ستون اور اس کی کوہان کی بلندی کے بارے میں نہ بتاؤں؟۔کامیابی کی جڑ اسلام ہے جو اسلام لایا وہ بچ گیا۔کامیابی کا ستون نماز ہے اور کامیابی کی کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔کیا میں تمہیں خیر کے دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟۔روزہ ڈھال ہے۔صدقہ اور تہجد گزاری گناہوں کو مٹادیتے ہیں اور یہ آیت تلاوت کی [ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں (کنزالایمان)]۔کیا میں تمہیں کامل سرمائے کے متعلق نہ بتاؤں؟۔
اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک وفد حاضر خدمت ہوا تو مجھے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی اور کام میں مصروف کردیں گے۔شعبہ راوی کہتے ہیں کہ یا اس جیسا کوئی کلمہ بولا۔کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا تھا کہ کیا میں تمہیں کامل سرمائے کے متعلق نہ بتاؤں؟۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہماری باتوں کے سبب ہمارا مواخذہ ہوگا۔اے معاذ تجھے تیری ماں گم کردے لوگوں کو ان کی زبانوں کا

کاٹا ''ناک کے بل'' گرائے گا۔

مسند امام احمد بن حنبل۔ج ۵۔ص ۲۳۷۔۲۲۰۶۸۔

11﴾............مکارم الاخلاق للخرائطی میں منقول ہے:۔

عن ابى هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان العبد ليزل عن لسانه اشد ممايزل عن قدميه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بے شک بندے کا زبان سے ٹھوکر کھانا پاؤں کی ٹھوکر سے زیادہ برا ہے۔

مکارم الاخلاق للخرائطی۔ج ۱۔ص ۱۳۸۔رقم الحدیث ۳۹۹۔باب حفظ اللسان۔

12﴾............مکارم الاخلاق میں ہے:۔

سمعت الثورى يقول لو رميت رجلا بسهم كان احب الى من ان ارميه بلسانى لان رمى اللسان لايكاد يخطىء ۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ آدمی کو گولی مارنا مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے اسے طعنہ مارنے سے کیونکہ زبان کا طعنہ کبھی خطا نہیں ہوتا۔

مکارم الاخلاق للخرائطی۔ج ۱۔ص ۱۳۷۔رقم الحدیث ۴۰۰۔باب حفظ اللسان۔

13﴾............مکارم الاخلاق میں ہے:۔

من لايملك لسانه يندم ومن يكثر المراء يشتم ۔

جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا شرمندہ ہوتا ہے اور جس کا دکھاوا زیادہ ہوا اسے گالیاں پڑتی ہیں۔

مکارم الاخلاق للخرائطی۔ج ۱۔ص ۱۳۸۔رقم الحدیث ۴۰۴۔باب حفظ اللسان۔

14 ۞............مکارم الاخلاق میں ہے:۔

عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایصیب العبد حقیقة الایمان حتی یخزن من لسانه ۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زبان سے نہ ڈرتا ہو۔

مکارم الاخلاق للخرائطی ۔ج ا۔ص ۱۳۸۔رقم الحدیث ۴۰۵۔باب حفظ اللسان۔

15 ۞............اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

فلایحزنک قولهم ان العزة لله جمیعا هو السمیع العلیم ۔

تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو۔ بیشک عزت ساری اللہ کے لیے ہے وہی سنتا جانتا ہے۔

(سورت یونس۔آیت ۶۵۔پارہ ۱۱۔ترجمہ کنزالایمان)

16 ۞............دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلایحزنک قولهم .انا نعلم مایسرون ومایعلنون۔

تم ان کی بات کا غم نہ کرو۔ بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں۔

(سورت یٰس۔آیت ۷۶۔پارہ ۲۳۔ترجمہ کنزالایمان)

17 ۞............الزہد والرقائق لابن المبارک میں ہے:۔

عن سالم بن ابی الجعد : قال عیسی ابن مریم صلی الله علیه وسلم : طوبی لمن حزن لسانه ووسعه بیته وبکی علی خطیئته۔

سالم بن ابو جعد سے مروی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا زبان سے ڈرتے رہنے والے، اپنے گھر میں گوشہ نشینی کرنے والے اور اپنے گناہوں پر رونے والے کے لیے خوشخبری ہے۔

الزہد والرقائق لابن المبارک ۔ج ا۔ص ۴۰۔باب ماجاء فی الحزن والبکاء۔

18 ۞............الزہد والرقائق لابن المبارک میں ہے:۔

عن الحسن قال : کانوایقولون ان لسان الحکیم من وراء قلبه فاذا اراد ایقول یرجع الی قلبه فان کان له قال ، وان کان علیه امسک ، وان الجاهل قلبه فی طرف لسانه لایرجع الی القلب فمااتی علی لسانه تکلم به . وقال ابو الاشهب ۔: کانوایقولون ماعقل دینه من لم یحفظ لسانه۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے سمجھدار انسان کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے۔جب کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو دل سے پوچھتا ہے۔اگر اس کے حق میں بہتر ہو تو کہہ دیتا ہے اور اگر اس کے خلاف ہو تو خاموش ہو جاتا ہے اور بے شک جاہل آدمی کا دل اس کی زبان کے کونے میں ہے جو بھی اس کی زبان پر آتا ہے کہہ دیتا ہے۔حضرت ابواشہب نے کہا کہ صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے اس شخص نے اپنے دین کی حفاظت نہ کی جس نے اپنی زبان کی حفاظت نہ کی۔

الزہد والرقائق لابن المبارک (المتوفی ۱۸۱ھ)۔ج ا۔ص ۱۳۱۔رقم الحدیث ۳۹۰۔باب حفظ اللسان۔

19 ۞............الزہد والرقائق میں منقول ہے:۔

عن ابی جعفر قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کف لسانه عن اعراض الناس ،اقاله الله عثرته یوم القیامة ومن کف غضبه عنهم وقاه الله عذابه یوم القیامة ۔

حضرت ابوجعفر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی زبان کو لوگوں کی عزت پامال کرنے سے روک لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے اپنے غصہ کو قابو رکھا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عذاب سے بچالے گا۔

الزہد والرقائق لابن المبارک ۔ج ا۔ص ۲۵۷۔باب اصلاح ذات البین۔

20 ۞............الزہد والرقائق میں ہے:۔

عن مکحول قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من اخلص لله العبادة اربعین یوما ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه ۔

حضرت مکحول سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اخلاص کے ساتھ چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اس کے دل سے زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں ۔

الزہد والرقائق ۔ ج ا ۔ ص ۳۵۹ ۔ باب فضل ذکر اللہ عزوجل ۔

21 ﴾.........الزہد والرقائق میں ہے :۔

عن قتادة اخذ ابن عباس بطرف لسانه فقال : قل خیرا تغنم واسکت تسلم ۔

حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا اچھی بات کہو نعمتیں ملیں گی اور خاموش رہے تو بچ جاؤ گے ۔

الزہد والرقائق ۔ ج ا ۔ ص ۵۵۰ ۔ رقم الحدیث ۲۸۶ ۔ باب التوبۃ وحفظ اللسان ۔

22 ﴾.........الادب لابن ابی شیبہ میں منقول ہے :۔

عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال : احق ما طهر المسلم لسانه ۔

حضرت عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا طہارت میں انسان پر سب سے زیادہ حق ”زبان کی تطہیر“ کا ہے ۔

الادب لابن ابی شیبہ (المتوفی ۲۳۵ھ) ۔ ج ا ۔ ص ۲۴۶ ۔ باب فی کف اللسان ۔

23 ﴾.........الزہد لھناد بن السری میں منقول ہے :۔

عن الحسن قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاایمان لمن لا امانة له ولادین لمن لاعهدله والذی نفسی بیده لایستقیم عبد حتی یستقیم لسانه ولایستقیم لسانه حتی یستقیم قلبه ولایکون مومنا حتی یأمن جاره غوائله .غوائله تغطرسه وظلمه ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ایمان کامل نہیں جو دیانتدار نہیں ۔ اس کا دین کامل نہیں جو وعدہ وفا نہیں اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک ہدایت یافتہ نہیں جب تک زبان درست نہ ہو اور زبان اس وقت تک درست نہیں ہوتی جب تک دل ہدایت یافتہ نہ ہو اور کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے فتنوں سے محفوظ نہ ہو ۔ غوائل سے ”غضبناک ہونا اور ظلم“ مراد ہے

الزہد لھناد بن السری (المتوفی ۲۴۳ھ) ۔ ج ۲ ۔ ص ۵۰۲ ۔ باب حق الجار ۔

24 ﴾.........کنز العمال میں منقول ہے :۔

عن سعید بن مسیب عن ابی هریرة قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذبوا (امنعوا ارفعوا) باموالکم عن اعراضکم ، قالوا یارسول الله کیف نذب باموالنا عن اعراضنا ؟قال : تعطون الشاعر ومن تخافون لسانه ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مالوں کے ساتھ اپنی عزتیں بچالو ۔ صحابہ کرام نے عرض کی اپنے مالوں کے ساتھ اپنی عزتیں کیسے بچائیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعر اور اس شخص کو مال دے کر جس کی زبان سے تم ڈرتے ہو ۔

کنز العمال ۔ ج ۳ ۔ ص ۷۸۶ ۔ رقم الحدیث ۸۷۵۵ ۔ الفصل الثانی فی تفصیل الاخلاق ۔

25 ﴾.........کنز العمال میں ہے :۔

عن ابن عباس ان شاعرا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یابلال اقطع لسانه عنی فاعطاه اربعین درهما وحلة فقال : قطع والله لسانی ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک ایک شاعر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم فرمایا اے بلال میری طرف سے اس کی زبان

کاٹ دوتو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسے چالیس درہم اور ایک پوشاک دی۔تو شاعر نے کہا اللہ کی قسم تم نے میری زبان کاٹ دی۔

کنز العمال۔ج۳۔ص۸۴۸۔رقم الحدیث ۸۹۲۷۔باب الاخلاق المذمومۃ۔

26﴾..........کنز العمال میں ہے:۔

عن ابن عباس قال : قال عمر بن الخطاب : تعلموا الشعر فان فيه محاسن تبتغى ومساوى تتقى وحكمة للحكماء ويدل على مكارم الاخلاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شعر کا فن سیکھو کیونکہ بے شک اس میں مطلوبہ خوبیاں ہیں اور برائیوں سے بچنا اور سمجھداروں کے لیے حکمت ہے اور عمدہ اخلاق پر راہنمائی ہے۔

کنز العمال۔ج۳۔ص۸۵۵۔رقم الحدیث ۸۹۴۵۔باب الشعر المحمود۔

خلاصہ کلام۔

ان تمام احادیث مبارکہ اور آیات قرآنیہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ بدکلامی ، بدزبانی ، بیہودہ گوئی ، فحش کلامی ، فحش گوئی ، دریدہ دہنی ، گالم گلوچ ،لعن طعن ، کذب و بہتان ، افتراؤ تہمت اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے تنز و مزاح میں دروغ گوئی کرنا بڑے گناہ ہیں۔کیونکہ ان کے کرنے والوں کو جہنم کی وعید ہے بلکہ حدیث مبارک کی روشنی میں جھوٹا قول ''اکبرالکبائر'' سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں ہے۔معلوم ہوا کہ بدزبانی ،حوصلہ شکنی اور سخت کلامی کے اچھے فوائد کبھی حاصل نہیں ہوسکتے۔اگر کسی شخص کا یہ خیال ہو کہ بدزبانی ، بدکلامی ، دریدہ دہنی اور منہ پھٹ ہونا دنیاوی اعتبار سے بھی بہتر اور اخروی اعتبار سے بھی بہتر ہے تو ایسا شخص گویا قرآن وحدیث کا منکر ہے کیونکہ منہ پھٹ ، دریدہ دہن ، بدزبان ، بدکلام ، فحش گو اور سخت غصے والا ہونے کے سبب اخروی نقصان کے ساتھ دنیاوی بھی بے شمار نقصانات ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا:۔

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك فاعفوا عنهم واستغفر لهم وشاورهم فى الامر فاذا عزمت فتوكل على الله ان الله يحب المتوكلين ۔

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تم مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

سورت آل عمران۔آیت ۱۵۹۔پارہ۴۔ترجمہ کنزالایمان۔

یعنی صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے باوجود پاس بیٹھنے کی سکت نہ رکھتے اور محبت والفت اور اخوت کا جو معیار قائم ہونا تھا وہ کبھی قائم نہ ہو پاتا۔نرم مزاجی سے دشمن بھی دوست بن جاتا ہے اور سخت مزاجی وبدکلامی سے دوست بھی دشمن بن جاتا ہے۔

حفاظت زبان اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ انسان قساوت قلبی سے بچ جائے۔

حفاظت لسان وزبان کے سبب بے علمی ،لاپرواہی اور جہالت میں کلمہ کفر کے ارتکاب سے بھی بچ جاتا ہے۔

حفاظت لسان وزبان کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بدکلام ، بدزبان ، منہ پھٹ ، دریدہ دہن ، دروغ گو ، بہتان تراش ، عیب جو اور غصہ میں اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے لیے برے خاتمہ کا خطرہ یقینی ہوجاتا ہے۔

حفاظت لسان وزبان میں کوتاہی کرنے والا گستاخانہ جملے بولتے بولتے انبیائے کرام اور اللہ تعالیٰ تک کی شان میں بھی بکواس کرجاتا ہے۔

لہذا کامل ایمان کا تقاضا ہے کہ ہر حال میں ، بہر صورت زبان کی حفاظت کی جائے اور حوصلہ شکنی جیسے عیوبات سے خود کو بچایا جائے اور حوصلہ افزائی کرکے ناکام ہونے والوں کو کامیابی کی شاہراہ پر گامزن کیا جائے تاکہ مستقبل قریب میں اچھے مزاج کے حامل لوگ ثابت ہوسکیں۔

چونکہ نثر میں بدکلامی ، بدزبانی اور بیہودہ گوئی کے مقابل نظم وشعر کی بدکلامی ، بدزبانی ہزار درجے خطرناک ہے لہذا ہم نے ادنی کا حکم بیا کردیا تاکہ اعلیٰ کی حالت کا خود اندازہ ہوسکتے۔

اس لیے بھی زباندرازی اور زبان کی حفاظت نہ کرنے کے نقصانات پر کلام کیا کیونکہ اچھا یا برا ہونے میں اشعار کو بھی کلام کا ہی درجہ حاصل ہے۔حدیث مبارک میں ہے:۔

عن عبدالله بن عمرو قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشعر بمنزلة الكلام ،حسنه كحسن الكلام وقبيحه كقبيح الكلام ۔

عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر کلام کی طرح ہے،اچھا شعر اچھے کلام کی طرح اور برا شعر برے کلام کی طرح ہے۔

الادب المفرد۔ج۱۔ص۲۹۹۔رقم الحدیث ۸۶۵۔

امام بخاری نے الادب المفرد میں نقل فرمایا ہے:۔

عن عائشه رضى الله عنها انها كانت تقول الشعر منه حسن ومنه قبيح خذ بالحسن ودع القبيح ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک وہ کہا کرتی تھیں بعض شعر اچھے ہیں اور بعض شعر برے ہیں۔اچھے شعر لے لو اور برے اشعار کو چھوڑ دو۔

الادب المفرد۔ج۱۔ص۲۹۹۔رقم الحدیث ۸۶۶۔

امام بیہقی نے السنن الکبری میں نقل فرمایا ہے:۔

عن مطرف بن عبدالله قال: صحبت عمران بن حصين من البصرة الى مكة وكان ينشدني كل يوم ، ثم قال لي : ان الشعر كلام وان من الكلام حقا وباطلا۔

حضرت مطرف بن عبداللہ سے مروی ہے۔کہا میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی صحبت میں کوفہ سے مکہ مکرمہ کی جانب چلا۔حضرت عمران بن حصین ہر دن مجھے شعر سناتے تھے پھر مجھے فرمایا شعر بھی کلام ہے اور کلام سچ بھی ہوتا ہے اور جھوٹ بھی۔

السنن الکبری للبیہقی۔ج۱۰۔ص۴۰۷۔رقم الحدیث ۲۱۱۲۲۔باب شہادۃ الشعراء۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اچھا برا ہونے میں اشعار کو کلام کا مرتبہ و درجہ حاصل ہے لہذا جو بات کلام میں بری ہوگی وہ بات اشعار میں بھی بری کہلائے گی۔جب معلوم ہوگیا کہ بدکلامی، بدزبانی اسلام میں حرام ہے تو ایسے اشعار جو بدکلامی یا بدزبانی پر مشتمل ہوں گے ان کا گنگنانا اور پڑھنا حرام ہے۔اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے کر بخشش کے اسباب پیدا فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

شعر کا معنی ۔

شعر لغت میں ''شَعْرٌ'' بمعنی ''بال'' سے ہے۔پھر بال جیسی باریک چیز کے لیے استعارہ کے طور پر استعمال ہوا مثلاً شعرت کذا یعنی میں نے اسے وقت میں بال جیسا باریک بنا جانا۔لہذا شاعر کو اس کی فطانت کی تیزی اور معرفت کی دقت کے سبب ''شاعر'' کہا جاتا ہے۔معلوم ہوا کہ اصل میں ''علم دقیق'' کا نام شعر ہے۔

عرف عام میں ''موزون ومقفی'' کلام کو شعر کہا جاتا ہے۔

تفسیر روح البیان۔ج۶۔ص۱۵۔

شاعری کا روز اول سے معرفتِ لغت میں اہم کردار رہا ہے۔کسی بھی زبان کی شاعری اس زبان کی لغت کی معرفت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ شاعری کسی بھی زبان کے ادب کا ایک خاص شعبہ ہے۔شاعری سے تاریخ کا بھی پتہ چلتا ہے۔اس وقت کے لوگوں کے خیالات کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔ان کے رہن سہن اور بود و باش کے متعلق بھی معلومات فراہم ہوتی ہیں۔لوگوں کے مذہبی رجحان اور کردار کی بھی جھلک ملتی ہے۔بالخصوص شاعری کی حکیمانہ باتیں نصیحت آموزی میں بہت نمایاں کردار کی حامل ہیں۔

باقی زبانوں کی بہ نسبت عربی شاعری کو چند اضافی اعزازات حاصل ہیں کیونکہ اسلام کی آمد، قرآن پاک کے نزول اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا فانی سے چلے جانے کے بعد قرآن پاک کی تفسیر

وتشریح اور احادیث مبارکہ کے معانی کے فہم اور وضاحت میں عربی شاعری کو کلیدی کردار حاصل ہے۔یعنی قرآن وحدیث سے اگر کوئی معنی مراد لینا ہوتو آپ زمانہ جاہلیت کی عربی کو اپنے دعوے کی دلیل کے طور پر پیش کرسکتے ہیں۔اس طریقہ پر مراد لیا جانے والا معنی بھی ایک مسلمہ تفسیر وتشریح قرار پائے گا۔

1۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حدیث مبارک میں ہے:۔

قال سمعت عکرمة یقول کان ابن عباس اذا سئل عن شیء من القرآن انشد شعرا من اشعارهم ۔

راوی نے کہا میں حضرت عکرمہ کو فرماتے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے جب قرآن پاک کی کسی آیت کے معنی کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ زمانہ جاہلیت کے شعراء کے شعر کے ذریعے معنی بیان کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۶۷۲۔رقم الحدیث ۹۴۰۶۲۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

2۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسری روایت میں ہے:۔

عن عبیدالله بن عبدالله بن عتبه قال : شهدت ابن عباس وهو یسأل عن عربیة القرآن فینشد الشعر وقال هشیم مرة رائیت ابن عباس اذا سئل عن عربیة القرآن مما یستعین بالشعر۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہا میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس موجود تھا جب ان سے قرآن پاک کے لفظ کا لغوی معنی پوچھا گیا تو آپ نے شعر کے ساتھ معنی بیان کیا اور ایک مرتبہ ہشیم نے کہا جب حضرت عبداللہ بن عباس سے قرآن پاک کے کسی حرف کا معنی پوچھا جاتا تو آپ شعر کے مدد سے معنی بیان کرتے تھے۔

فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل۔ج ۲۔ص ۷۵۹۔رقم الحدیث ۵۶۸۱۔

3۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السنن الکبری میں منقول ہے:۔

عن عکرمة عن ابن عباس قال: اذا قرأکم شیئا من القرآن فلم یدر ماتفسیره فلیلتمسه

فی الشعر ، فانه دیوان العرب۔

حضرت عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کرتے ہیں کہ جب تمہیں قرآن پاک کی کوئی ایسی آیت بیان کی جائے جس کی تفسیر تمہیں معلوم نہ ہوتو اس کا معنی شعر میں تلاش کرو کیونکہ یہ کلام عرب کا دیوان ہے۔

السنن الکبری للبیہقی۔ج ۱۰۔ص ۴۰۷۔رقم الحدیث ۲۱۱۲۴۔باب شہادۃ الشعراء۔

4۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سنن کبری میں ہے:۔

عن عکرمة عن ابن عباس رضی ا لله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان من الشعر حکمةً واذا التبس علیکم شیء من القرآن فالتمسوه من الشعر فانه عربی۔

حضرت عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت والے ہیں۔جب تم پر قرآن پاک کی کسی آیت کا معنی مشتبہ ہوجائے تو شعر کے ذریعے تلاش کرو کیونکہ یہ عربی لغت میں ہے۔

السنن الکبری للبیہقی۔ج ۱۰۔ص ۴۰۷۔باب شہادۃ الشعراء۔

5۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔المستدرک للحاکم میں ہے:۔

عن ابن عباس رضی الله عنهم انه سئل عن قوله عزوجل [یوم یکشف عن ساق] (القلم .آیت ۴۲). قال اذا خفی علیکم شیء من القرآن فابتغوه فی الشعر فانه دیوان العرب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ان سے اللہ عزوجل کے فرمان ''یوم یکشف عن ساق'' کی تفسیر کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا جب تم پر قرآن پاک کے معانی میں سے کچھ مخفی ہوجائے تو اس معنی کو شعر میں تلاش کرو کیونکہ یہ عرب کا دیوان ہے۔

المستدرک للحاکم۔ج ۲۔ص ۵۴۲۔رقم الحدیث ۳۸۴۵۔تفسیر سورۃ ن والقلم۔

ان احادیث مبارکہ سے کسی بھی زبان میں شاعری کے کردار کی خوب وضاحت ہوتی ہے۔معلوم ہوا کہ شاعری کا کسی بھی زبان کی لغت وادب میں اہم کلیدی کردار ہے۔یہ بھی معلوم ہوا کہ شاعری انتہائی دقیق کام ہے۔بڑی مشقت وریاضت اور وسیع تر مطالعہ اور انتہائی درجہ بالغ نظری کے بعد ہی شاعری میں حصول کمال تک رسائی ہوتی ہے۔

اقسام شاعری۔

گزشتہ عنوانات کے تحت ہم نے زبان کے کردار، زبان کی اثر اندازی واثر انگیزی اور بدکلامی، بدزبانی، فحش گوئی، زبان درازی اور دروغ لسانی کا انجام پڑھا۔چونکہ عام کلام کی بہ نسبت منظوم کلام زیادہ بااثر اور حیرت انگیز تاثیر کا حامل ہوتا ہے لہذا شاعری میں ہجو (یعنی کسی کی برائی یا مذمت بیان کرنا) کا حکم اشارۃً معلوم ہوگیا۔پھر ہم نے شعر کا لغوی اور عرفی معنی بھی پڑھا اور کسی بھی زبان کے ادب ولغت میں شعروشاعری کے کردار کو بھی جان لیا لہذا اب یہ جاننا ضروری ہے کہ کون سی شاعری مستحب ومباح اور کون سی شاعری مذموم وممنوع ہے۔ہمیں ہر قسم کی شاعری کا حکم معلوم ہونا چاہیے تاکہ جو شاعری باعث ثواب واجر یا جائز ومباح ہو اسے پڑھیں یا شاعر گوئی کریں اور جو مذموم وممنوع ہو اس سے بچ سکیں۔علامہ شہاب الدین محمود بن عبداللہ حسینی آلوسی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اپنی بے مثل تفسیر ''تفسیر روح المعانی''میں فرماتے ہیں :۔

الشعر فی کلام العرب مستحب ومباح ومحظور فالمستحب ماحذر من الدنیا ورغب فی الآخرۃ وحث علی مکارم الاخلاق والمباح ماسلم من فحش او کذب والمحظورنوعان کذب وفحش وھما جرح فی قائلہ واما منشدہ فان حکاہ اضطرارا لم یکن جرحا او اختیارا جرح، وتبعہ علی ذلک الرویانی وجعل الرویانی مافیہ الھجو لمسلم سواء کان بصدق او کذب من المحظور ایضا ، ووافقہ جماعۃ الا اثم الصادق اخف من اثم الکاذب کمال قال القمولی واثم الحاکی علی ماقال الرافعی دون اثم المنشد .وقال الاذرعی لیس ھذا علی اطلاقہ بل اذااستوی الحاکی والمنشد اما اذا

انشدہ ولم یذعہ فاذاعہ الحاکی فاثمہ اشد بلاشک واحترز بقید المسلم عما فیہ الھجو لکافر فان فیہ تفصیلا.

وفصل بعضھم مافیہ الھجو لمسلم ایضا وذلک ان کثیرا من العلماء اطلقوا جواز ھجو الکافر استدلالا بامرہ صلی اللہ علیہ وسلم حسانا ونحوہ بھجوالمشرکین ،وقال بعضھم : محل ذلک الکفار علی العموم وکذالمعین الحربی میتا کان اوحیا حیث لم یکن لہ قریب معصوم یتأذی بہ واما الذمی او المعاھد او الحربی الذی لہ قریب ذمی او مسلم یتأذی بہ فلایجوز ھجوہ ۔

کلام عرب میں شعر مستحب، مباح اور مذموم ومحظور تین قسم ہے۔مستحب وہ شعر ہے جس میں دنیا سے پرہیز، آخرت میں رغبت اور مکارم اخلاق کی ترغیب دی گئی ہو۔مباح وہ شعر ہے جس میں کسی قسم کی فحش گوئی اور کذب بیانی نہ ہو اور محظور وممنوع کی دو قسمیں ہیں۔اول جو کذب بیانی اور فحش گوئی پر مشتمل ہو۔ان دونوں باتوں سے قائل کا دینی تشخص وکردار مجروح ہوجائے گا۔رہی یہ بات کہ کسی دوسرے کے شعر کو بیان کرنا تو اگر یہ لاشعوری طور پر ہوا تو کوئی بات نہیں اور اگر شعوری واختیاری طور پر ہوگا تو دینی کردار مجروح وپامال ہوجائے گا۔اسی بات کو حضرت رویانی نے پسند کیا ہے اور جس شعر میں کسی مسلمان کی سچی یا جھوٹی ہجو وبرائی بیان کی گئی ہو اسے بھی محظور وممنوع اشعار میں شمار کیا ہے۔علماء کرام کی ایک بڑی جماعت نے ان کے قول کی موافقت کی ہے سوائے اس بات کے سچائی کی صورت کا گناہ جھوٹی ہجو کے گناہ سے کم ہوگا۔جیسا کہ قمولی نے کہا ہے۔اسی طرح محظور وممنوع اشعار کو حکایت کرنے والے کا گناہ محظور وممنوع شعر گو شاعر کے گناہ سے کم ہوگا۔جیسا کہ حضرت رافعی نے کہا ہے۔حضرت اذرعی نے فرمایا یہ بات بھی علی الاطلاق نہیں ہے اور شاعر نے اگر اشعار کہے مگر انہیں پھیلایا نہیں اور حکایت کرنے والے نے انہیں پھیلایا تو بلاشک وشبہ حکایت کرنے والے کا گناہ زیادہ ہوگا۔مسلمان کی قید لگا کر کافر کی ہجو کو خارج کردیا یعنی یہ مذمت مسلمان کی ہجو کرنے کے بارے میں تھی۔کافر کی ہجو جائز ومباح یا محظور وممنوع ہونے میں کچھ تفصیل ہے۔جبکہ بعض علماء نے مسلمان کی ہجو میں بھی تفصیل کا قول کیا ہے۔

اسی وجہ سے اکثر علمائے کرام نے کافر کی ہجو کو مطلقا جائز قرار دیا ہے اس حدیث مبارک سے

دلیل لاتے ہوئے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت کو کفار مشرکین کی ہجو کرنے کا حکم فرمایا۔ بعض علماء نے فرمایا علی العموم کفار کی ہجو جائز ہے چاہیے زندہ ہو یا مردہ۔ اسی طرح معین حربی ہو یا غیر معین۔ زندہ ہو یا مردہ جہاں اس کا کوئی ایک معصوم شخص نہ ہو جسے ہجو سے تکلیف وایذا ہو۔ رہے ذمی یا معاہدہ والے یا ایسے حربی جن کا قریبی رشتہ ذمہ یا کوئی ایسا شخص ہو جسے ہجو سے تکلیف ہو تو کافر و حربی وغیر کی بھی ہجو جائز نہ ہوگی۔

تفسیر روح المعانی۔ ج ۱۰۔ ص ۱۴۷۔

معلوم ہوا جس شاعری میں عورتوں کے اعضاء، ان کی خوبصورتی اور محاسن یا عیب جوئی، قباحت وبرائی، کذب وتہمت، غیبت وپس گوئی، چغلی وفواحش اور شرک و بہتان وغیرہ نہ ہوتوں تو وہ مباح ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید، وحدانیت، دعوت الی اللہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ کی توصیف ونعت کا بیان، اہلبیت عظام، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین ومفسرین، اولیائے امت، صوفیائے امت اور صلحائے امت کا تذکرہ ان کے کارنامے یا مسلمانوں کو وعظ ونصیحت ہو تو مستحب شاعری میں شمار ہیں۔ جن پر اولیائے امت، صوفیائے امت اور صلحائے امت کی بے شمار کتابیں شاہد ہیں۔ مثلاً حضرت شیخ سعدی شیرازی، ملا جامی، شیخ فریدالدین عطار اور مولانا جلال الدین رومی وغیرہ اولیاء اللہ کی تصوف اور مسلمانوں کے لیے وعظ ونصیحت پر مشتمل بے شمار کتب بازار سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔

شرعی ممانعات سے خالی شاعری کے صحیح ہونے پر لاتعداد احادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر، صحابہ کرام کے قول وفعل اور باقی امت مسلمہ کے عمل سے ثابت ہے۔ اگر علی الاطلاق شاعری کو ممنوع ومحظور اور مذموم قرار دیا جائے تو شاعری کے جواز کے متعلقہ تمام احادیث میں کوئی تاویل کرنا پڑے گی حالانکہ یہ احادیث مبارکہ اپنے مضمون میں اس قدر واضح ونص ہیں جو تاویل کی قطعی گنجائش نہیں رکھتی لہذا معلوم ہوا کہ شاعری محمود ومستحب اور مباح بھی ہے۔

ممنوع ومحظور شاعری۔

اگر کسی کی شاعری میں فحش گوئی، دریدہ دہنی، مسلمان زندہ یا مردہ کی توہین، اذیت وتکلیف یا استہزاء ہو تو ایسی شاعری حرام ہے۔

بدعقیدہ بدعتی کو علمائے کرام نے ''ہجو'' میں کافر کے ساتھ ملایا ہے۔ اسی طرح علانیہ فسق وفجور کرنے والے شخص کی ہجو بھی جائز ہے کیونکہ اس کی غیبت بھی جائز ہے۔ علماء نے فرمایا علانیہ فسق وفجور کرنے والے کی ہجور کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ علانیہ فاسق کی ہجو حرام ہے۔ کیونکہ اس کا توبہ کرنا متوقع ہے۔ جبکہ تیسرا قول یہ ہے کہ جب تک وہ علانیہ فسق وفجور کا شکار ہے ہجو جائز ہے جب توبہ کرے گا تو اس کے بعد اس کے فسق وفجور کا تذکرہ جائز نہ ہوگا۔ علانیہ فسق وفجور کرنے والے شخص کے مرنے کے بعد ہجو کرنا حرام ہے۔ اسی طرح محظور شاعری میں وہ اشعار بھی شامل ہیں جن میں عورتوں یا امردلڑکوں کی خوبصورتی وغیرہ کا تذکرہ ہو۔

تفسیر روح البیان میں ہے:۔

والجمهور على اباحة الشعر ثم المذموم منه ما فيه كذب وقبح وما لم يكن كذلك فان غلب صاحبه بحيث يشغله عن الذكر وتلاوة القرآن مذموم ولذا قال من قال :.

در قیامت نرسد شعر بفریاد کسی   که سراسر سخنش حکمت یونان گردد.

وان لم يغلب كذلك فلا ذم فيه .وفى الحديث [ان من الشعر لحكمة] اى كلام نافعا يمنع عن الجهل والسفه وكان على رضى الله عنه اشعر الخلفاء وكانت عائشه رضى الله عنها ابلغ من الكل.

جمہور علماء کا موقف شاعری کی اباحت ہے۔ پھر مذموم شاعری وہ ہے جس میں کذب وقبح ہو اور جس میں کذب وقبح نہ ہو تو اگر وہ شاعر پر اس طرح غالب ہو کہ ذکر اور تلاوت قرآن سے مانع ہو تو یہ شاعری بھی مذموم ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا:۔

قیامت کے دن کسی کے شعر کام نہیں آئیں گے اگرچہ اس کی گفتگو پوری کی پوری یونانی حکمت ہی کیوں نہ ہو۔

اگر مباح شاعری کا شاعر پر غلبہ نہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے کیونکہ حدیث مبارک میں آیا ہے بے شک بعض شعر حکمت بیان کرتے ہیں یعنی ایسا فائدہ مند کلام ہیں جو جہالت اور بے وقوفی سے مانع ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تینوں خلفاء میں سب سے بڑے شاعر تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے زیادہ فصاحت وبلاغت کی حامل تھیں۔

کتاب روح البیان۔ ج ۶۔ ص ۳۱۷۔

اگر شاعری کمائی کا ذریعہ ہو، تجارت ہو، کمینہ صفت شاعر لالچ کے وقت شرافت کا مظاہرہ کرے اور شریف صفت شاعر انعام وصلہ میں تاخیر کے سبب کمینگی کا مظہر بن جائے تو یہ تمام صورتیں مذموم شعراء اور شاعری کی ہیں۔ ان تمام رزائل سے پاک شخص کے لیے شاعری جائز ہے۔

روز اول سے ہی شعراء پر قلت دین، کذب وبہتان زنی اور افتراء وتہمت کا غلبہ رہا ہے بالخصوص ابتدائے اسلام میں کفار شعراء نے مسلمانوں، اسلام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں دریدہ دہنی کا ثبوت دے کر اپنی دل کی قساوت قلبی پر مہر ثبت کردی۔

اگر کوئی مسلمان شاعری میں مذکورہ بالا برائیوں کا مرتکب ہوگا تو وہ شرعاً مردود الشہادت ہوجائے گا۔ شاعری کی صفات مذمومہ میں ایسا ”غلبہ شعر وشاعری“ بھی شامل ہے جس کے سبب شاعر کے دل میں تلاوت قرآن کریم، ذکر واذکار اور نماز وغیرہ امور سے غافل ہوجائیں۔ ایسا ہونے سے بھی شاعر ”شرعاً مردود الشہادت“ ہوجائے گا۔ بخاری شریف میں منقول حدیث مبارک سے یہی صورتیں مراد ہیں۔ حدیث نبوی ہے:۔

عن ابن عمر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلیء جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلیء شعرا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھرا ہونا بہتر ہے کہ اس کا دل شاعری سے لبریز ہو۔

صحیح البخاری۔ ج ۸۔ ص ۳۶۔ رقم الحدیث ۶۱۵۴۔ باب ما یکرہ ان یکون الغالب علی الانسان۔

حدیث مذکور کی تشریح وتفصیل میں علمائے کرام نے فرمایا ہے:۔

والحاصل ان المذموم امتلاء القلب من الشعر بحيث لايتسع لغيره ولايلتفت اليه . وليس في الخبر ذم انشائه لحاجة شرعية والا لوقع التعارض بينه وبين الاخبار الصحيحة الدالة على ذلك وهي اكثر من ان تحصى وابعد من ان تقبل التأويل كما لايخفى ۔

حاصل کلام:۔ مذموم شاعری کی ایک صورت یہ ہے کہ شاعری کے ساتھ اس طرح لگاؤ پیدا ہوجائے کہ کسی دوسرے نیک عمل کی طرف لگاؤ نہ رہے۔ حدیث مبارک میں شرعی حاجت کے پیش نظر شعر کہنے کی مذمت نہیں ہے ورنہ اس حدیث اور دیگر احادیث صحیحہ کے مابین تعارض لازم آئے گا جو شاعری کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔ شعر کے جواز پر دلالت کرنے والی لاتعداد ایسی احادیث ہیں جن میں تاویل کی گنجائش نہیں ہے جیسا کہ بالکل ظاہر ہے۔

روح المعانی۔ ج ۱۰۔ ص ۱۴۸۔

شاعر کے لیے ضروری ہے کہ وہ فحش گوئی، دریدہ دہنی، جھوٹ، گالم گلوچ، لعن طعن، افتراء بازی، بے جا دعوے، تکبر، اپنے کام پر فخر، ایک دوسرے سے حسد، خودنمائی وخود پسندی، دکھاوا، اپنی بزرگی وبرتری کا اظہار، خسائت وگھٹیا پن کا اظہار، لالچ وطمع، مکاری، عاجزی نما ذلت اور خوش آمدی رویہ جیسے رزائل وخصائص ردیئہ خبیثہ سے مکمل پرہیز کرے۔ یہ امور بھی مباح شاعری کی شرائط میں داخل ہیں۔

احادیث مبارکہ اور قرآن کریم میں جہاں بھی شعراء کی مذمت بیان ہوئی وہاں ان صفات کے حامل شعراء یا کفار شعراء مراد ہیں۔ ممنوعہ ومذمومہ شاعری سے اسلامی شاعری مراد نہیں ہے۔

قرآن کریم نے کفار شعراء کی چند خاص قسم کی برائیوں کی نشاندہی بھی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ

قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

والشعراء یتبعهم الغاؤن . الم ترانهم فی کل واد یهیمون .وانهم یقولون مالایفعلون ۔

اورشاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔کیاتم نے نہ دیکھا کہ وہ ہرنالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اوروہ کہتے ہیں جونہیں کرتے۔

سورت الشعراء۔آیت۲۲۴تا۲۲۶۔پارہ۱۹۔ترجمہ کنزالایمان۔

امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر میں آیت مذکورہ کے ذیل میں رقم فرماتے ہیں:۔

ثم بین تلک الغوایة بامرین الاول : انهم فی کل واد یهیمون والمراد منه الطرق المختلفة کقولک انافی واد وانت فی واد ، وذلک لانهم قد یمدحون الشیء بعد ان ذموه وبالعکس وقد یعظمونه بعد ما ان استحقروه وبالعکس .وذلک یدل علی انهم لایطلبون بشعرهم الحق ولاالصدق بخلاف امر محمد صلی الله علیه وسلم ،فانه من اول امره الی آخره بقی علی طریق واحد وهوالدعوة الی الله تعالیٰ والترغیب فی الآخرة والاعرض عن الدنیا .

الثانی : انهم یقولون ما لایفعلون وذلک ایضا من علامات الغواة فانهم یرغبون فی الجود یرغبون عنه وینفرون عن البخل ویصرون علیه ویقدحون فی الناس بادنی شیء صدر عن واحد من اسلافهم ثم انهم لایرتکبون الا الفواحش وذلک یدل علی الغوایة والضلالة ۔

پھراس گمراہی کودوباتوں کے ساتھ واضح کیا۔اول:شاعرہروادی میں حیرانی میں چکر کاٹتے ہیں۔وادی سے مرادمختلف قسم کے راستے ہیں جیسے تمہارا کہنا میں ایک راستے پراورتو دوسرے راستے پر ہے۔یہ اس لیے وہ کبھی مذمت کے بعدمدح سرائی کررہے ہوتے ہیں یامدح سرائی کے بعداسی کی مذمت کررہے ہوتے ہیں۔کبھی تحقیرکرنے کے بعداسی کی تعظیم بیان کررہے ہوتے ہیں اورکبھی تعظیم بیان کرنے کے بعداسی چیز کی تحقیر کے پیچھے پڑجاتے ہیں۔اس طرح کا عمل اس بات پردلالت کرتا ہے کہ شاعری سے ان کا مقصد حق وسچ کا بیان

نہیں ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزاول سے ایک راستے پرمستقیم ہیں اوروہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت اورآخرت کی ترغیب اوردنیا سے بے رغبتی ونفرت ہے۔

دوسری بات جوشعراء میں پائی جاتی ہے کہ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جوکرتے نہیں ہیں۔شعراء کی گمراہی کے علامات میں سے یہ بھی علامت ہے کہ وہ دوسروں کی سخاوت وجودوکرم کوپسند کرتے ہیں اورخود جودوکرم کا اظہار کرنے سے نفرت کرتے ہیں۔دوسرے کوبخل سے بھگاتے ہیں اورخود بخل پر مصراورقائم دائم رہتے ہیں اورگزشتہ بزرگوں سے کسی معمولی لغزش پرعیب جوئی اورطعنہ زنی کرتے ہیں۔پھر بے شک وہ اکثر فواحش کا ہی ارتکاب کرتے ہیں اوریہ ان کی گمراہی اوربے راہ روی کی واضح دلیل ہے۔

التفسیر الکبیرللرازی۔ج۲۴۔ص۵۳۸۔

اللہ تعالیٰ مومن شعراء کی چارخصوصیات بیان فرمائی ہیں:۔

الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکرالله کثیرا وانتصروا من بعد ما ظلموا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

مگروہ جوایمان لائے اوراچھے کام کیے اوربکثرت اللہ کی یاد کی اوربدلہ بعداس کے کہ ان پرظلم ہوااوراب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پرپلٹا کھائیں گے۔

سورت الشعراء۔آیت۲۲۷۔پارہ۱۹۔ترجمہ کنزالایمان۔

امام فخرالدین رازی آیت مبارکہ مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

ثم ان الله تعالیٰ کما وصف الشعراء بهذه الاوصاف الذمیمة بیانالهذا الفرق استثنی عنهم الموصوفین باموراربعة احدها الایمان وهو قوله " الذین آمنوا" وثانیها العمل الصالح وهو قوله " وعملوا الصالحات " وثالثها ان یکون شعرهم فی التوحید والنبوة ودعوة الخلق الی الحق وهوقوله " وذکروا الله کثیرا ' ' ورابعها ان لایذکرواهجو احد الا علی سبیل الانتصار ممن یهجوهم وهوقوله " وانتصروا من بعد ما ظلموا ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جس طرح شعراء کے اوصاف مذمومہ خبیثہ بیان فرمائے تا کہ چار باتوں کے ساتھ موصوف لوگوں کو برے شعراء سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکے۔ان میں سے پہلا ایمان ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے قول ''الذین آمنوا'' کے ساتھ بیان فرمایا۔ان میں سے دوسرا عمل صالح ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ''وعملوا الصالحات'' سے بیان فرمایا۔ان میں سے تیسرا یہ ہے شعر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مخلوق خدا کو دعوت الی الحق کے متعلق ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے ''وذکروا اللہ کثیرا'' سے بیان فرمایا اور ان میں سے چوتھا امر یہ ہے کہ شاعری میں بغیر شرعی عذر کے کسی کی ہجو و مذمت اور برائی بیان نہیں ہونی چاہیے۔اس بات کو اللہ تعالیٰ نے ''وانتصر وا من بعد ما ظلموا'' سے بیان فرمایا ہے:۔

التفسیر الکبیر للرازی۔ج ۲۴۔ص ۵۳۹۔

شاعری اور صحابہ کرام۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کے بعد امت مسلمہ کی راہنمائی کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا قول، فعل اور تقریر حجت و قابل تقلید اور راہِ ہدایت پر استقامت کی علامت ہے۔صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی بھی پیروی و تقلید ہدایت یافتہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر ائمہ مجتہدین کی تقلید اہلسنت اور ہدایت یافتہ ہونے کی علامت ہے تو خود صحابہ کرام میں سے کسی کے قول، فعل اور تقریر کی تقلید کیونکر ہدایت یافتہ ہونے کی دلیل نہ ہوگی۔چاروں ائمہ مجتہدین اور دیگر ائمہ کرام نے اپنے عمل سے ''**اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم**'' کے مفہوم و معنی کی صحت کو ثابت کیا ہے۔یعنی جب ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کا قول بھی دلیل ہے بلکہ بعد میں آنے والے فقہائے کرام اور محدثین عظام کے اقوال، افعال اور ان کا لکھے پر عمل کرنا آنے والا لوگوں کے لیے صحیح اور دلیل ہے تو یہ کہنا کہ ''**اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم**'' موضوع و من گھڑت حدیث ہے لہذا کسی صحابی کو یہ مرتبہ حاصل نہیں کہ ان کے قول، فعل اور ان کی تقریر کی اقتداء کرنے والے کو صحیح قرار دیا جا سکے۔اس طرح کی باتوں کے ذریعے صحابہ کرام کی شان کا منکر ہونا اور امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل میں سے کسی ایک کی بھی اقتداء و تقلید کرنے والے کو صحیح العقیدہ سنی کہنا دو ''متضاد'' باتیں ہیں جو بد عقیدہ گمراہ کے خبث باطن کی واضح دلیل ہیں۔

معلوم ہوا کہ اگر حدیث مذکور کا قطعاً من گھڑت و موضوع ہونا ثابت مان بھی لیا جائے تو اس حدیث کا معنی تابعین، تبع تابعین اور بعد کے فقہائے کرام اور محدثین عظام کے عمل سے ثابت ہے کہ جس شخص کی دلیل کسی صحابی کا عمل ہوگا اسے کوئی شخص ''گمراہ'' ہونے کا طعنہ نہیں دے سکتا۔البتہ جو حدیث مذکور کو من گھڑت و موضوع قرار دینے سے صحابہ کرام کی تنقیص شان کے درپے ہیں وہ بد بخت ضرور خبث باطن کا شکار ہو کر گمراہ ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید صحابہ کرام کی عظمت اسی ایک حدیث سے ثابت ہو سکتی ہے ۔فقط اسی حدیث پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت کا مدار نہیں ہے۔صحیح بات تو یہ ہے کہ کوئی بھی ''صحیح العقیدہ مسلمان'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک صحابی کی شان میں تنقیص کا سوچ بھی نہیں سکتا۔اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس گمراہی سے محفوظ رکھے۔

المختصر ثابت ہوا کہ بلا حدیث و دلیل بھی امت مسلمہ کے تمام مجتہدین، ائمہ کرام، فقہائے عظام اور محدثین کرام کے نزدیک صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی بھی اقتداء و پیروی جائز اور ہدایت یافتہ ہونے کی بین دلیل ہے۔یہی ان کے فقہی اختلاف سے ظاہر ہے بلکہ یہی ان کے فقہی اختلاف کی بنیاد ہے۔کسی بھی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو بلا وجہ وجیہ شرعیہ محض یہ کہہ کر صحابہ کرام کی عظمت کا انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ فلاں حدیث من گھڑت و موضوع ہے لہذا کسی صحابی کی تقلید کا حکم نہیں ہے۔حالانکہ یہ بد بخت خود کسی نہ کسی مجتہد کا مقلد ہے۔مجتہد کی تقلید جائز اور صحابہ کرام کی ناجائز۔یہی تو بد بخت کا خبث باطن ہے۔

شاعری کے سلسلے میں بھی صحابہ کرام کا کردار بہت واضح ہے کئی احادیث مبارکہ ہیں جن میں صحابہ کرام کا اشعار گنگنا، پڑھنا بلکہ خود شاعر ہونا بھی ثابت ہے۔شاعر صحابہ کرام میں خلیفہ اول: حضرت ابو بکر صدیق، خلیفہ دوم: حضرت عمر فاروق، خلیفہ چہارم: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ علیہم الرضوان کے اسمائے گرامی بھی بہت نمایاں ہیں۔

1 ....مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:۔

عن سفیان عن رجل ان ابن الزبیر کان ینشد الشعر وھو یطوف بالبیت ۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضر عبداللہ بن زبیر طواف کرتے ہوئے شعر پڑھ رہے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۸۱۔رقم الحدیث ۲۶۰۸۰۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

2............

عن الشعبی قال: ذکر عند عائشه حسان فقیل لها انه قد اعان علیک وفعل وفعل ، فقالت مهلا فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یؤید حسان فی شعره بروح القدس۔

حضرت شعبی سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت حسان بن ثابت کا تذکرہ ہوا تو آپ سے عرض کی کہ حضرت حسان نے آپ کے خلاف باتیں کی تھیں اور ایسے ایسے کیا تھا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان باتوں کو چھوڑ دو۔ پس بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے حسان کی شاعری میں تائید فرمار ہا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۳۔رقم الحدیث ۲۶۰۱۹۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

3............

عن ابی خالد الوالبی قال : کنا نجالس اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یتناشدون الاشعار ویذکرون امر الجاهلیة ۔

ابو خالد والبی سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے اور اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات سنا کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۳۔رقم الحدیث ۔۲۶۰۲۳۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

4............

عن ابی خالد الوالبی قال: کنت اجلس مع اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فلعلهم لایذکرون الا الشعر حتی یتفرقوا۔

حضرت خالد والبی سے مروی ہے کہ میں صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجلس کیا کرتا تھا تو وہ مجلس ختم ہونے تک اشعار کا ہی تذکر کیا کرتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۴۔رقم الحدیث ۔۲۶۰۲۷۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

5............

عن عکرمة قال : کنت اسیر مع ابن عباس ونحن منطلقون الی عرفات فکنت انشده الشعر ویفتحه علی ۔

حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی قیادت میں میدان عرفات کی طرف چلا تو میں انہیں شعر سناتا تھا اور وہ میری مدد فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۵۔رقم الحدیث ۔۲۶۰۳۶۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

6............

عن مطرف بن عبدالله قال : خرجت مع عمران بن حصین الی الکوفة فکان لایأتی علیه یوم الا انشدنا فیه الشعر۔

حضرت مطرف بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمران بن حصین کی معیت میں کوفہ کی طرف چلا تو حضرت عمران بن حصین ہر دن اشعار پڑھا کرتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۵۔رقم الحدیث ۔۲۶۰۳۷۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

7............

عن محمد بن سیرین عن کثیر بن افلح قال: کان آخر مجلس جلسنافیه مع زید بن ثابت مجلسا تناشدنا فیه الشعر۔

محمد بن سیرین حضرت کثیر بن افلح سے روایت کرتے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو

ہماری آخری مجلس ہوئی اس میں ہم ایک دوسرے کو شعر سنائے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۵۔رقم الحدیث۔۲۶۰۳۸۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

8............

عن الحکم ان عبدالرحمن بن ابی لیلی انشد شعرا فی المسجد والمؤذن یقیم ۔

حضرت حکم سے مروی ہے بے شک عبدالرحمٰن بن ابولیلی نے مسجد کہے میں شعر اور مؤذن اقامت کہہ رہا تھا

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۶۔رقم الحدیث۔۲۶۰۴۳۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

9............

عن جابر بن سمرة قال : کنا نأتی النبی صلی الله علیه وسلم فیجلس احدنا حیث ینتهی وکانوا یتذاکرون الشعر وحدیث الجاهلیة عندرسول الله صلی الله علیه وسلم فلاینهاهم وربمایتبسم ۔

حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دیتے۔مجلس کے آخر میں بیٹھ جاتے۔صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک دوسرے کو شعر اور زمانہ جاہلیت کی باتیں سنایا کرتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نہیں روکتے تھے اور کبھی ان کی باتوں پر تبسم بھی فرمایا کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۸۔رقم الحدیث۔۲۶۰۶۲۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

10............

عن مطرف قال : صحبت عمران بن حصین فی سفر فماکان یوم الا ینشد فیه شعرا۔

حضرت مطرف سے مروی ہے کہ مجھے ایک سفر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی صحبت کی سعادت نصیب ہوئی تو وہ ہر دن اشعار پڑھا کرتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج ۵۔ص ۲۷۹۔رقم الحدیث۔۲۶۰۶۳۔باب الرخصۃ فی الشعر۔

11............

عن هشام بن عروة ان اباه ذکر عائشه رضی الله عنها فقال : کانت اعلم الناس بالحدیث واعلم الناس بالقرآن واعلم الناس بالشعر۔

ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا حدیث کی سب سے بڑی عالمہ،لوگوں میں قرآن پاک کی سب سے بڑی مفسرہ اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ شاعری کا علم رکھنے والی تھیں۔

المدخل الی السنن الکبری۔ج ۱۔ص ۱۴۷۔رقم الحدیث ۱۱۱۔باب اقاویل الصحابہ رضی اللہ عنہم۔

12............

عن الشعبی قال : کنا نتناشد الاشعار عند الکعبة فاقبل ابن الزبیر الینا فقال : افی حرم الله وعندکعبة الله تتناشدون الشعر فاقبل رجل من الانصار کان معنا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فقال یاابن الزبیر انه لیس بک باس ان لم تفسد نفسک ان نبی الله صلی الله علیه وسلم انما نهی عن الشعر اذا ابنت فیه النساء وبذر فیه الاموال ۔

حضرت شعبی سے مروی ہے فرمایا ہم بیت اللہ شریف میں اشعار پڑھا رہے تھے تو حضرت عبداللہ بن زبیر ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے حرم میں اور کعبۃ اللہ کے قریب بیٹھ کر اشعار پڑھ رہے ہو تو ہماری محفل میں موجود ایک انصاری صحابی متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابن زبیر جب تمہاری نیت صحیح ہو تو ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعلقہ اشعار پڑھنے سے منع فرمایا تھا اور اشعارِ شاعر میں فضول خرچی سے منع فرمایا تھا۔

السنن الکبری ۔۔۔ج ۱۰۔ص ۴۱۲۔ رقم الحدیث ۲۱۱۴۱۔باب الشاعر یشبب بامراۃ۔

13............

عن جابر سمرة قال : قلت له رائيت النبی صلی الله عليه وسلم ؟. قال نعم ، وكان طويل الصمت وكان اصحابه يتناشدون الشعر عنده ويذكرون اشياء من امر الجاهلية ويضحكون فيتبسم معهم اذا ضحكوا۔

راوی حضرت جابر سمرہ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ سے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر خاموش رہا کرتے تھے اور آپ کے صحابہ کرام آپ کی مجلس میں شعر کہا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات سنا کر ہنسا کرتے تھے تو جب صحابہ کرام ہنستے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ ہنسا کرتے تھے۔

السنن الکبری للبیہقی۔ج۱۰۔ص۴۰۶۔رقم الحدیث ۲۱۱۱۷۔باب شہادۃ الشعراء۔

14............

عن الشعبی قال : رائيت ناسا من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم يتناشدون الشعر عند البيت او حول البيت ، الااعلم الا قال محرمين . شك ابراهيم ۔

حضرت شعبی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کچھ لوگوں کا دیدار کیا جو بیت اللہ شریف کے قریب یا بیت اللہ شریف اردگرد شعر پڑھ رہے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ احرام کی حالت میں تھے۔ راوی ابراہیم کو شک ہوا ہے۔

السنن الکبری للبیہقی۔ج۱۰۔ص۴۰۷۔رقم الحدیث ۲۱۱۱۹۔

15............

عن عبدالرحمن بن كعب بن مالک عن ابيه انه قال للنبی صلی الله عليه وسلم ان الله عز وجل قد انزل فی الشعر ماانزل فقال ان المومن يجاهد بسيفه ولسانه والذی نفسی بيده لكان ماترمونهم به نضح النبل ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے شعر کی مذمت میں ایسا حکم نازل فرمایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مومن اپنی اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے اور قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے شاعری میں جو تم کفار کو کہو گے تیر لگے گیں۔

مسند امام احمد بن حنبل۔ج۶۔ص۳۸۷۔رقم الحدیث ۲۷۱۷۴۔

16............

حدثنا سعيد بن عبدالعزيز قال : كتب عمر بن عبد العزيز الی اهل المدينة انه من تعبد بغير علم كان مايفسد اكثر مما يصلح ومن عد كلامه من عمله قل كلامه الا فيما يعنيه ومن جعل دينه غرضا للخصومات كثر تنقله ۔

سعید بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اہل مدینہ کی طرف خط میں لکھا جو علم کے بغیر عبادت کرتا ہے اس کا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے اور جو اپنے کلام کو عمل سمجھتا ہے وہ صرف بامقصد وضروری بات کے لیے ہی منہ کھولتا ہے اور جو اپنے دین کو مقدمات ودکھاوے کا ذریعہ بناتا ہے اس کی چغلیاں زیادہ ہو جاتیں ہیں۔

سنن الدارمی۔ج۱۔ص۳۴۲۔رقم الحدیث ۳۱۳۔باب من قال علم: الخشیۃ والتقوی اللہ۔

17............

عن عبدالرحمن عن ابيه قال كنت اجالس اصحاب الرسول صلی الله عليه وسلم مع ابی فی المسجد فيتناشدون الاشعار ويذكرون حديث الجاهلية۔

حضرت عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی مجلس کیا کرتا تھا تو وہ اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ۔ج۵۔ص۲۷۸۔رقم الحدیث ۲۶۰۶۱۔باب الرخصہ فی الشعر۔

خلاصہ کلام۔

ان تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوئی کہ مشرکانہ اشعار اور جس میں عورتوں کے محاسن یا عورتوں اور امردوں کے ساتھ عشق بازی نہ ہو بلکہ حسن اخلاق، خوب سیرتی، حسن گفتار، بہادری وجوانمردی، حق لیے قبول موت، حق گوئی وصدگفتار، پاک دامنی وحسن کردار اور عام مسلمانوں کے لیے وعظ ونصیحت پر مشتمل ہوں اور اچھی نیت کے ساتھ پڑھے لکھے جائیں تو جائز ومستحب ہیں۔

حسن اخلاق وکردار اور صدق گفتار پر مشتمل اشعار صحابہ کرام نے بیت اللہ شریف میں بھی بیٹھ کر پڑھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجلس میں ایک دوسرے کو سنائے گئے ہیں۔ جس کے جواز پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''تقریر'' دلیل ہے۔

صحابہ کرام اپنی مجالس میں زمانہ جاہلیت کے واقعات سنا کر ہنسا کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ سچے واقعات سنا کر ہنسا، تنز ومزاح جائز امر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سفر میں بھی مکارم اخلاق پر مشتمل اشعار پڑھا کرتے تھے۔

حسن اخلاق، حسن کردار وگفتار، حق گوئی اور مکارم الاخلاق پر مشتمل کام کو مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔

اشعار سننے اور پڑھنے میں اچھی نیت کا بڑا دخل ہے۔ لہذا اچھی نیت کو بہر صورت ملحوظ رکھیں۔

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اشعار کو ترویج اسلام، دعوت الی اللہ، سنت رسول کی پیروی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ومودت اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے، ان کی پیروی اور ان کے حسن کردار وگفتار کی وضاحت وبیان کے لیے کہنا چاہیے تا کہ آپ کی شاعری ''اشعار مستحبہ'' کی قسم میں داخل ہوجائے اور خدمت اسلام میں ''جہاد باللسان'' کرنے والوں میں شمار ہوجائیں۔ یہی اولیاء اللہ اور علماء شعراء کا طریقہ رہا ہے۔

برصغیر پاک وہند میں بے شمار صوفیائے کرام اور اولیاء اللہ ہیں جنہوں نے اپنے اشعار کے ذریعے فقہ، علم فقہ، علم نحو، علم صرف اور علم تصوف واحوال اولیاء اللہ پر عربی، فارسی اور اردو وغیرہ زبانوں

پر مشتمل اشعار میں کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ جنہوں نے خدمت اسلام میں بے مثل ومثال اور بے نظیر کردار ادا کیا ہے۔ بالخصوص اولیاء اللہ نے تو اشعار میں اتنے مشکل مضامین کو ایک سطر میں اس قدر خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا جو کئی صفحات میں بھی اتنے عام فہم انداز میں نہ سمجھائے جاسکتے تھے۔ یہ ان کی ہی کرامت ہے۔

آخر میں راقم شاعرانہ مزاج کے حامل افراد سے گزارش کرتا ہے کہ گانے لکھنے کے بجائے معاشرتی برائیوں کی نشاندہی اور مسلمانوں کی کردار سازی، نصیحت اور تعلیمی میدان میں کامیابی کی ترغیب پر اشعار لکھیں تا کہ یہ تمام چیزیں شاعر کے لیے صدقہ جاریہ بن جائیں کیونکہ یہ آپ کے نامہ اعمال ہیں۔

وما من كاتب الا سيبلى

ويبقى الدهر ما كتبت يداه

فلا تكتب بكفك غير شي

يسرك في القيامة ان تراه

ہر لکھنے والا فنا ہوجائے گا۔

جو اس کے ہاتھوں نے لکھا باقی رہے گا۔

لہذا اس بات کے علاوہ کچھ نہ لکھنا

قیامت کے دن جس کو نامہ اعمال میں دیکھنا برا لگے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اولیاء اللہ کے نقش قدم پر چلائے اور انہیں دین ودنیا کی تمام کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سیدالمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

کتب متوقعہ۔

الحمدللہ رب العالمین ۲۰۰۳ء کے بعد حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز پر تحریری کام آغاز ہوا۔

1......جس میں اللہ تعالیٰ نے پہلی کامیابی ۲۰۰۶ء میں ''جواہر البرکات'' کی صورت میں ملی۔ کتاب مذکور میں حضرت قبلہ عالم کے وظائف کے علاوہ چند دیگر حضرات کی عملیات بھی شامل ہیں۔

2......پھر ۲۰۱۵ء میں تین ضخیم جلدوں پر ''انوار برکاتیہ'' منصۂ شہود پر آئی۔ جو حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے حالات زندگی پر قدرے مفصل کتاب ہے۔

3......اس کے بعد ۲۰۱۷ء میں مزید دو کتابیں ''فیضان جھاگوی'' اور سوانح حیات قبلہ عالم مولانا محمد برکت اللہ جھاگوی سالک آباد منظر عام پر جلوہ افروز ہوئیں۔

4......۲۰۱۸ء میں حضرت قبلہ عالم کے مکتوبات دو جلدوں میں آرہے ہیں۔ ان میں پہلی جلد حضرت قبلہ قاضی اجی جی رحمہ اللہ تعالیٰ (اپر چھتر مظفر آباد) کی ترتیب یافتہ ہے جبکہ دوسری جلد کو راقم الحروف نے ترتیب دیا ہے۔

5......۲۰۱۸ء میں ہی آپ ہاتھوں میں موجود کتاب آئی ہے۔ جو مولانا فضل الرحمٰن قریشی برارکوٹی کی شاعری پر مشتمل ہے۔ اس طرح حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے احوال واقوال پر چھپنے والی کتب کی تعداد پانچ ہوگئی ہے جو قریباً نو جلدوں پر مشتمل ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کی اولاد واحفاد کو توفیق رفیق عطا فرمائے تو حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے احوال واقوال اور کردار وگفتار پر مزید آٹھ جلدیں آسکتی ہیں۔

1......''شرح مکتوبات''......حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کی مکتوبات ''مکتوبات برکاتیہ'' انتہائی علمی ذخیرہ ہیں۔ جن کے ذریعے تصوف وفقہ اور حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کا سماجی واخلاقی کردار وگفتار کی انتہائی تابناک وضاحت ہوتی ہے۔ بلکہ ان کی ترتیب کا اصل مقصد ان کی شرح ہے۔ چونکہ ان مکتوبات کی شرح انتہائی مشقت ومحنت طلب کام ہے اس لیے اولاً یہی ضروری سمجھا گیا کہ اصل مکتوبات سامنے آجائیں پھر اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کی اولاد میں جس کو توفیق دے گا وہ کام کرے گا۔ اس طرح مکتوبات کی شرح کی صورت میں کم از کم دو ضخیم جلدیں یا زیادہ آنے کی امید غالب ہے۔

2......''شرح التجائے قریشی''......اسی طرح التجائے قریشی کی بھی انتہائی خوبصورت اور صوفیانہ رموز کے ساتھ شرح ممکن ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو بہر صورت آنا چاہیے۔

3......''مسائل فقہیہ''......حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز نے اپنی لائبریری میں جن فقہی مسائل کو نشاندہ کیا ہے اس پر مستقل کتاب آسکتی۔ نیز اس سے وہ باتیں بھی معلوم ہوجائیں گی جو حضرت قبلہ عالم کے نزدیک وقت کے لحاظ سے زیادہ اہمیت کے حامل تھیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ جو شخص حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے شرعی فیصلوں پر کام کرے گا یہ کتاب اس کے لیے بھی انتہائی ممدومعاون ثابت ہوگی۔

4......''مسائل تصوف''......کتب تصوف میں لگائے گئے نشانات بھی انتہائی قیمتی وضروری امور پر مشتمل ہیں۔ راقم کے ناقص علم کے مطابق حضرت قبلہ عالم نے جن باتوں پر نشان لگائے اور سرورق پر حوالے درج کیے ہیں آج کل غوثیت کے دعویدار بھی ان سے جاہل ہیں۔ لہذا اس علمی کام کا بالعموم لوگوں کے سامنے آنا اور راہِ سلوک کے مسافرین بلکہ موجود دور کے قطب دوران کے دعویداروں کی جہالت کے دوری کے لیے بالخصوص آنا انتہائی ضروری ہے۔

5......''عدالت شرعیہ''......حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے عدالتی کام کو بھی لوگوں کے لیے بالعموم اور بالخصوص وکلاء، قضاۃ اور عدالت سے متعلقہ دیگر لوگوں کی راہنمائی کے لیے آنا بھی انتہائی ضروری ہے۔

6......''جہاد کشمیر''......حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کا ''معرکہ ہند'' ۱۹۶۵ء کے معرکہ حوالے سے نمایاں کردار کو بھی مکمل تفصیل کے ساتھ لوگوں کے سامنے آنا چاہیے۔ یہ تمام کام حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے مکتوبات کی روشنی میں ہونا چاہیے کیونکہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے مکتوبات میں ''جہاد کشمیر اور مجاہدین کے کردار'' پر مکمل راہنمائی موجود ہے۔

7......''سوانحی مضامین''......اسی طرح حضرت قبلہ عالم کی اولاد واحفاد کو اس بات کا بھی علم ہونا چاہیے کہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز پر مختلف رسائل میں مضامین بھی چھپ چکے ہیں جو لوگوں نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کی شہرت کی بناء پر اپنی ذاتی معلومات پر تحریر کیے ہیں۔ یہ ایک مستقل ضخیم

کتاب ہے۔

راقم الحروف حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے تمام خاندان میں انتہائی نالائق، کم علم، کم عقل اور انتہائی درجہ لاپرواہ وغیر ذمہ دار انسان ہے۔ نہ دستار وجبہ، نہ نعت خوانی، نہ تقریر اور نہ ہی کسی قسم کی سماجی خدمات کا حامل ہے۔ یہ تو آخری زمانہ ہے یہاں فنکاری، اداکاری کا مظاہرہ کرنے والے، سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے، اسلام کے نام اور بزرگوں کے حلیے کی نقالی کرنے والے کذاب اور لوگوں کو انگلیوں پر نچانے والے فراڈیے کو ہی لائق و سمجھدار تصور کیا جاتا ہے۔ اس دور میں سچ سننا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ سچا جھوٹ نہیں برداشت کرسکتا تو جھوٹے کے لیے سچ کڑوا ہے۔

راقم الحروف کم مائیگی و بے علمی کے اعتراف کے ساتھ سرکاری ملازمت کے سبب عدیم الفرصت ہوگیا ہے۔ دفتری مصروفیات کافی محنت طلب ہیں۔ لہذا اس لیے بھی راقم کے لیے مزید کام کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما کر دنوں جہانوں میں سرخرو فرمائے اور دونوں جہانوں میں حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے فیض اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت اور شفاعت سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

ناچیز راقم الحروف بس اتنی دعا کرتا ہے کہ اے رب کریم حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کی اولاد کے لائق لوگوں کو اس مسئلے میں انتہائی سنجیدگی دے کر انہیں حضرت قبلہ عالم پر باقی رہنے والے کام کو انتہائی محنت ومحبت سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یارب العالمین بجاہ نبیہ الرؤف الرحیم۔

بکائی علی ما فی الضمیر دلیل   وشوقی علی ان لاانام کفیل۔

ابوالبرکات مفتی محمد معین الدین حمیدی برکاتی
امام مسجد عدالت العالیہ آزاد جموں وکشمیر مظفر آباد۔
مورخہ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز منگل۔

تقریظ جلیل۔

جناب آرکیٹکچر سمیع اللہ عزیز منہاس۔
اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل ڈیزائن آفس مظفر آباد آزاد کشمیر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اللہ کے ولی مخلوق خدا کی فلاح اور انسانوں کی دنیاوی واخروی کامیابی وکامرانی کا اہم فرض منصبی نبھاتے ہیں۔ یوں تو ہر قسم کی مخلوق کو ان کے وجود مسعود سے فائدہ ہوتا ہے لیکن ان کا اہم مطمع نظر انسانوں کو "رب" کے قریب کرنا ہوتا ہے۔ اس مقصد جلیل کے لیے رب نے انہیں بہت سی ظاہری وباطنی صلاحیتوں سے مالا مال کر رکھا ہوتا ہے۔ جس کا احاطہ عام انسان کی عقل وفہم نہیں کرسکتی۔ انہیں صلاحیتوں میں سے ایک صلاحیت انداز تکلم بھی ہے۔

کلام کسی بھی انسان کی سوچ وفکر تبدیل کرنے اور اس کی باطنی تطہیر کے لیے بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ نے شاعری کے ذریعے انسانوں اور بالخصوص مسلمانوں کی سوچ وفکر کو تبدیل کرکے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا ہے۔ ان صوفی شعراء کی فہرست یوں تو بہت طویل ہے لیکن ان کے سرخیل سلطان باہو، بابا بلھے شاہ، میاں محمد بخش، شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمد (لعل شہباز قلندر) اور للہ عارفہ شامل ہیں۔ ان کی شاعری نے مقامی اور بین الاقوامی سطح پر اپنے قارئین کی زندگیوں میں اہم انقلاب برپا کیا ہے۔ ان تمام شعراء کی شاعری کی جو مجموعی خصوصیات ہیں ان کا خلاصہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے شاعری کے ذریعے قرآن وحدیث کی ترجمانی کی ہے اور اس ترجمانی کے لیے مقامی زبانوں کو استعمال کیا ہے تاکہ سہل انداز میں ہر خواندہ وناخواندہ ان کے مقصد کلام کو سمجھ سکے۔ ان کی شاعری میں سوز وگداز اور سہل نگاری کی وجہ سے عجیب سی کشش ہے۔ جسے سن کر مقامی لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آنا عام سی بات ہے۔ یہ خصوصیت دیگر شعراء کو حاصل نہیں ہے۔

ان کی شاعری کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کا کلام صدیوں سے سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہا ہے اور مقامی لوگوں کی زبان زد عام ہے۔

ان کی شاعری پڑھنے اور سننے والوں کی جہاں اخلاقی تربیت ہوتی ہے وہیں دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو کر باطنی تطہیر بھی کرتی ہے۔

صوفیانہ شاعری سننے اور پڑھنے والوں کے دل میں محبت الٰہی ،خوف خدا اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات چشموں کی طرح آنسوؤں کی شکل میں امڈ آتے ہیں۔ جوان کے کلام کی صداقت کی واضح دلیل ہے۔لیکن ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو ان کے کلام کو ہدف تنقید بنا کر مختلف قسم کے گمراہ کن دلائل پیش کرتے ہیں۔ان کی زبانوں سے ان صوفیاء کے کلام پر بے تکی تنقید سن کر آدمی ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے لیکن پھر یہ شعر زبان پر آتا ہے اور اپنی ہی حیرت پر حیرت ہو رہی ہوتی ہے:۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ نادان پر کلام نرم و نازک بے اثر ہے

مذکورہ کتابچہ کے اندر کشمیر کی عظیم روحانی شخصیت ،غوث الزمان قطب دوران حضرت الحاج میاں محمد برکت اللہ جھاگوی رحمہ اللہ تعالی کے خلیفہ مولانا فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی نے صوفیانہ شاعری میں اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے ان سے روحانی فیض کے لیے استدعا پیش کی ہے۔ یہ شاعری حضرت قبلہ عالم سرکار جھاگوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی منقبت بھی ہے اور ان کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو بھی اجاگر کرتی ہے۔جس کی تشریح کے لیے الگ سے کتاب کی ضرورت ہے۔

حضرت الحاج مولانا محمد برکت اللہ جھاگوی بیسویں صدی کے نصف میں گزرنے والے اولیائے کرام کے سرخیل رہے ہیں۔آپ عالم باعمل ،قاضی القضاۃ ، بے مثل مدرس ،مخلوق خدا کی خدمت کرنے والے اور انہیں اپنے رب کے قریب کر کے دنیاوی مسائل اور گرداب سے نکالنے والے اور حقیقت میں کشمیر اور اطراف واکناف کے لیے سراپا برکت تھے۔آپ کی حالات زندگی پر مفصل کتاب ''انوارِ برکاتیہ'' شائع ہو چکی ہے۔

گزشتہ سال ایک اور مقامی شاعر جن کا تعلق دواریاں درگ سے تھا اور طوطا شاعر کے نام سے

مشہور تھے کی ہند کو شاعری مولانا شیراز احمد شیرازی برکاتی صاحب نے ترجمہ وتشریح پیش کی۔ یہ تمام کتب مفتی محمد معین الدین حمیدی کی کاوشوں سے نہ صرف دریافت ہوئی ہیں بلکہ کتابی شکل میں منظر عام پر لانے کا سہرا بھی ان کے سر جاتا ہے۔گزشتہ تین سالوں سے حضرت سرکار جھاگوی کے عرس مقدس کے موقع پر جگر گوشہ سرکار جھاگوی علامہ حمید الدین برکتی کی سرپرستی میں ان کے صاحبزادے جناب مفتی محمد معین الدین حمیدی کی رات دن کی تگ ودو وکاوش سے حضرت سرکار جھاگوی کی زندگی پر مختلف مصنفین کے قلمی نسخے وشاعری شائع ہو رہی ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ یقیناً یہ بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔نصف درجن سے زائد مختلف مصنفین اور شعراء کی کتب صرف تین سال کے اندر منظر عام پر آ چکی ہیں۔کم از کم کشمیر کی سطح پر کسی اللہ کے ولی کے حیات طیبہ پر یہ اپنی نوعیت کا منفرد تحقیقی کام ہے اور اگر یہ سلسلہ آئندہ چند سالوں تک جاری رہا تو کشمیر کی سطح تک اس نوعیت کے کام کی مثال ملنا مشکل ہوگی۔

سمیع اللہ عزیز منہاس۔
دواریاں سیری۔وادئ نیلم آزاد کشمیر۔
حال:اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل ڈیزائن آفس مظفر آباد آزاد کشمیر۔

تحریر۔

ابن الفیاض حماد احمد قریشی۔

مصنف کا تعارف۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد۔

تحریر حماد احمد قریشی بن مولانا فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی، برارکوٹ پاکستان۔

عرض گزار۔

میری معلومات کے مطابق میرے دادا جان جناب قبلہ فضل الرحمٰن قریشی صاحب کی پیدائش آزاد کشمیر کے ایک گاؤں گڑھی دوپٹہ کے قریب ایک گاؤں مالسی میں ہوئی، جو اب ٹھوٹھہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

فضل الرحمٰن قریشی صاحب کا قد میانہ تھا۔۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ اپنی زندگی میں اولیاء کرام یا پھر علمائے کرام کی مجالس کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ اور ان سے نہایت عقیدت رکھتے تھے۔ آپ خوبصورت اور وجیہ تھے۔ بہت بااخلاق تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا مختصر سا حصہ آزاد کشمیر کے گاؤں ٹھوٹھہ (مالسی) میں گزار کر ہجرت کی صورت اختیار کی۔ وہاں سے ہجرت کرنے کے بعد آپ آزاد کشمیر کی باؤنڈری کے بغل میں موجود برارکوٹ گاؤں میں رہائش پذیر ہوگئے۔

یہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد آزاد کشمیر کے ہی ایک گاؤں بٹنگی کی جانب کوچ کر گئے۔ چند سالوں کے قیام کے بعد وہاں سے بٹنگی کے بالمقابل درہ میں رہائش پذیر ہوگئے۔

درہ کے مقام پر رہائش کے دوران ہی آپ نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم سنت عقد نکاح کے بندھن میں بندھ گئے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ درہ کے مقام پر آپ ایک مسجد میں امامت اور تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے والد گرامی کے مادری گاؤں گڑھی حبیب اللہ کے حدود میں برارکوٹ

التجائے قریشی

کی جانب کا رخ کیا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے آپ والد گرامی کوچ کر کے مالسی (ٹھوٹھہ) تشریف لے گئے تھے۔

نوٹ۔

آپ کے علمی مرتبہ ومقام کے متعلق حوالہ دینے سے میں قاصر ہوں۔

وجہ۔

چونکہ آپ کے عقیدت منداور آپ کی سیرت سے واقف شدہ لوگ بھی دنیا فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔

اللھم زد فزد۔

مگر ہاں بزرگوں سے دریافت کرنے پر مجھے اتنا معلوم ہوا ہے کہ کاروباری حوالے سے آپ کا کافی وقت داتا نگر لاہور میں گزرا تو میری ناقص سوچ کے مطابق یقیناً آپ نے تعلیمی خدمات بھی وہاں کے علماء ومشائخ سے حاصل کی ہوں گی۔

گمشدگی۔

انھوں نے جس وقت بصورت گمشدگی روانگی اختیار کی تو اپنی الیہ کی گود میں تین (۳) سے چار (۴) ماہ کا لخت جگر اور دو صاحبزادیاں بھی چھوڑیں۔ پھر ان کے صاحبزادے محمد فیاض قریشی کے نام سے موسوم ہوئے۔ جن کا بچپن، لڑکپن اور پھر جوانی اپنی والدہ کے زیر سایہ نہایت بااخلاق، باکردار اور پروقار طریقے سے گزری۔ محمد فیاض قریشی صاحب رحمہ اللہ اپنے والد گرامی کے اکلوتے بیٹے ہونے کے وجہ سے کچھ مجبوریوں کے سبب اپنے والد کا علمی مرتبہ تو قائم نہ رکھ سکے لیکن سیرت کے حوالے سے اپنے والد محترم کی طرح اہم مثال بنے رہے۔ اور پھر محمد فیاض احمد قریشی صاحب کی شادی مغل قبیلے میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنے دونوں بڑے بیٹے (محمد نعمان قریشی اور راقم حماد احمد قریشی) کو راہِ خدا میں حفظ کے لیے راقم کے خالہ زاد بھائی (مفتی فیضان احمد) صاحب کے حوالے کیا اور ان کی ہی نگرانی میں راقم نے اپنے بھائی کے ساتھ جامعہ کاظمیہ

کنز العلوم واہ کینٹ میں حفظ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ دوران حفظ ابھی راقم کے آٹھ ہی سپارے حفظ ہوئے تھے کہ والد گرامی انتقال کر گئے ۔اس وقت والد گرامی کی عمر تقریباً بتالیس (۴۲) برس تھی ۔اس کے بعد گھر کی تمام تر ذمہ داری ہم دونوں بھائیوں کے سر پر آن پڑی۔ پھر ہمارے خاندان کے معتبر لوگوں نے ہمیں حوصلہ دیتے ہوئے اپنی تعلیم کو جاری رکھنے کا کہا تو الحمدللہ عز وجل آج ہم دونون بھائی مکمل حفظ کر چکے ہیں ۔راقم الحروف اس کے ساتھ ساتھ تجوید اور دنیاوی طور پر میٹرک بھی کر چکا ہے ۔اپنے دو چھوٹے بھائیوں (عبدالمنان قریشی ،عزیز علی قریشی) کو بھی حفظ کے لیے راہِ خدا میں روانہ کیا ہوا ہے ۔ان میں سے ایک نے نصف قرآن پاک بمع تلفظ صحیح حفظ کر چکا ہے اور اس کے بعد انہیں اچھے عالم دین بنانے کا مبارک ادارہ ہے ۔تا کہ ان کی دنیا و آخرت بھی اچھی ہو اور والد گرامی زید شرفہ کی روح کو بھی چین و سکون پہنچے۔ بذات خود مجھے بھی رمضان المبارک کے بعد درس نظامی (عالم کورس) کی کلاسز شروع ہونے کا شدت سے انتظار ہے۔

باعمل قاری قرآن، عالم دین اور اپنے دادا حضور (جناب فضل الرحمٰن قریشی) کی طرح ایک عظیم مثال بننے کا ارادہ ہے۔

آپ کی دعاؤں کا طلبگار۔

ابن الفیاض حماد احمد قریشی۔

مورخہ ۱۵/۰۴/۲۰۱۸۔

تحریر۔

ڈاکٹر محمد ساجد زمان ۔

کشمیر ہومیو کلینک ۔تحصیل پٹہکہ نصیر آباد ضلع مظفر آباد۔

کشمیر ہومیو کلینک سی ایم ایچ روڈ نزد العباس بیکری مظفر آباد۔

مصنف کتاب کون تھا ۔

کتاب مصنف کتاب ''التجائے قریشی''، فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی۔

فضل الرحمٰن قریشی کے لاپتہ ہونے سے قبل کی زندگی کا اکثر حصہ برارکوٹ میں ہی گزرا ہے ۔ ایک روایت کے مطابق ان کی جائے پیدائش بھی برارکوٹ کے محلّہ ٹیچراں ہے ۔ان کے والد گرامی کا نام عبدالرحمٰن تھا جو عالم دین تھے ۔مولانا عبدالرحمٰن برارکوٹ کی مسجد میں امام کرتے تھے ۔مولانا عبدالرحمٰن جہاں کہیں تشریف لے جاتے اپنے بیٹے کو ساتھ لے جاتے تھے۔ اپنی نگرانی اور تربیت میں رکھتے تھے۔ فضل الرحمٰن قریشی صاحب نے دینی علوم اپنے والد گرامی سے حاصل کیے۔ فضل الرحمٰن قریشی صاحب پر گوشہ نشینی کا غلبہ تھا۔ جوانی میں ان کا زیادہ وقت گوشہ نشین میں گزرتا تھا۔ اسی دوران فارسی میں شعر و شاعری میں دلچسپی لینے لگے۔ ان کے مزاج میں عاجزی وانکساری کا عنصر غالب تھا۔

روحانی نسبت وتعلق۔

مولانا فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی کی روحانی نسبت اپنے دور کے ولی کامل غوث الزمان الحاج مولانا محمد برکت اللہ المعروف سرکار رجھا گوی سے تھی۔ انہی سے بیعت وخلافت یافتہ تھے۔

مفقود الخبر ۔

مولانا فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی ۱۹۶۸ء میں اچانک مفقود الخبر ہو گئے جن کا تا حال کوئی سراغ نہیں ملا۔

مولانا فضل الرحمٰن قریشی کی اولاد میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹا محمد فیاض ۱۹۱۳ء میں انتقال کر گئے ہیں۔ محمد فیاض کی اولاد میں پانچ بیٹے اور ایک بیٹے ہے۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں۔

ڈاکٹر محمد ساجد زمان۔

کشمیر ہومیو کلینک۔ تحصیل پٹھکہ نصیر آباد ضلع مظفر آباد۔

کشمیر ہومیو کلینک سی ایم ایچ روڈ نزد العباس بیکری مظفر آباد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

یہی انتہائے نگارش ہے میری
تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں
تیری رحمتوں کے سہارے پہ ہو کر میں عاجز
مئے نوشِ لاتقنطوا کر رہا ہوں

التجائے قریشی ۔

الا ان اولیاء الله لاخوف علیهم ولا هم یحزنون ۔

دربارمرشدالحاج جناب مولوی برکت اللہ صاحب جھاگوی۔

سالک آباد شریف دواریاں علاقہ دراوہ آزاد کشمیر۔

التجائے قریشی

نوٹ

جملہ حقوق بحق شاعر مصنف صوفی فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی محفوظ ہیں۔

ملنے کے پتے۔

(۱) جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد درہ بٹنگی تحصیل وڈاکخانہ وضلع مظفرآباد آزاد کشمیر۔

(۲) دربارمرشدالحاج حضرت مولوی برکت اللہ صاحب جھاگوی۔

سالک آباد شریف دواریاں علاقہ دروازہ آزاد کشمیر۔

(۳) جناب قاضی عبدالحمید صاحب مالک قاضی ٹریڈنگ کارپوریشن لوئر بازار مظفرآباد آزاد کشمیر۔

(۴) جناب قاضی عزیز الرحمٰن صاحب مغل وقاضی محمد سلیمان خان صاحب مغل گورنمنٹ کنٹریکٹر لسمیرہ برارکوٹ ڈاکخانہ گڑھی حبیب اللہ خان۔ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ (پاکستان)۔

التجاء۔

مجھے امید ہے کہ مرشد پاک سے محبت رکھنے والے جملہ حضرات ''التجائے قریشی'' کوخرید کر مرشد پاک سے محبت کا عملی ثبوت دیں گے۔عاجز قریشی۔

نوٹ ۔

آئندہ کوئی میری کتاب میری مہر کے بغیر چھاپے گا تو مسروقہ تصور ہوگی۔قارئین حضرات ہوشیار رہیں ۔قریشی۔

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر ۔

نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔

ولاتکونوں کالذین کفروا۔

ان لوگوں کی طرح مت ہونا جو کلمہ پڑھتے ہوئے بھی کافر ہیں۔

رات سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے گناہوں کا جائزہ لے کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر سونا چاہیے ہوسکتا ہے کہ یہی رات تمہاری دنیا میں آخری رات ہو۔

قریشی۔

نوٹ

ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب ہی آپ کی خدمت میں ''تعزیرات رحمانی'' پیش کروں گا۔جو کہ فی الوقت زیر طبع ہے اور پوری کی پوری قرآن مجید کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے۔اور متعدد معتبر علماء کرام کی نگرانی میں مرتب ہورہی ہے۔''تعزیرات رحمانی'' میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ جاہل سے جاہل شخص بھی اپنے مطلب کا مسئلہ بلا تکلف اور بلا مشکل ووقت نکال کر بغیر کسی کی مدد کے اپنا مطلب قرآن پاک کے فرمان کے مطابق آتا ہے۔۔۔۔۔اردو پڑھا لکھا آدمی بھی قرآن مجید کی ہر آیت کے ترجمہ سے واقف ہوسکتا ہے۔ان شاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آجائے گی۔

محتاج دعا۔قریشی۔

اے فضل گرچہ خواہی خاص وعام
بامسلمان اللہ با برہمن رام رام

نذر عقیدت ۔

میں اپنے اس ناچیز سے ہدیہ ''التجائے قریشی'' کو بطور نذرانہ عقیدت بتوسل مرشد پاک الحاج حضرت مولانا مولوی برکت اللہ صاحب جھاگوی حضور پرنور سرکار دوعالم سید المرسلین امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رحمۃ للعالمین کی بارگاہِ رسالت میں پیش کرتا ہوں۔ **وما علینا الا البلاغ** ۔
آمین ثم آمین۔

محتاج دعاونظر رحمت۔
صوفی فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی۔

استدعاء

یہ مانا کہ تو لاشریک ہے دو جہاں میں
نہ تیری کوئی ابتداء انتہاء ہے
میں بھی لاشریک ہوں تیرے اس مکاں میں
میرے بھی گناہوں کی کچھ انتہاء ہے
میری انتہاء کو تو ہی جانتا ہے
تیرا فضل و رحمت تو بے انتہاء ہے
تیرے فضل ورحمت کی مینہ دیکھ کر میں
میں عاجز گناہ سر بسر کر رہا ہوں
تو یٰسین و طٰہٰ مدثر کے صدقے
مجھے معاف کر التجا کر رہا ہوں

محتاج دعاونظر رحمت۔
صوفی فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

ابتداء ۔

یہی انتہائے نگارش ہے میری
تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں
تیری رحمتوں کے سہارے پر ہو کر میں عاجز
مئے نوشِ لاتقنطوا کررہا ہوں
بڑا ناز اپنے مجھے صبر پر ہے
کہ تیری ہی دیئے پر گذر کر رہا ہوں
میں لاہور ہوں یا کراچی کہ ڈھاکہ
تیرا در سمجھ کر بسر کر رہا ہوں
ہوں میں اجنبی اپنی منزل سے مولا
آئی شام میں فکر جب کر رہا ہوں
التجاء ہے تیرے درپر میری خدایا
میں کلمہ طیب تیرا پڑھ رہا ہوں
ہوئے شام لاالہ زبان پر
گویا محمد رسول اب پڑھ رہا ہوں
تو اپنے پیارے کے صدقے خدایا
ایہیہ بر لا ،جو میں التجا کر رہا ہوں
اندھیرا ہے مدنی مسافر ہوں آقا

پس اک شمع فرقاں لئے چل رہا ہوں
پہنچا اس کے در پہ تو فرقاں کے صدقے
جھدا بردہ میں زندگی بھر رہا ہوں
بخش خاک مدنی بخش آب کوثر
مدینے کے والی سے میں کہہ رہا ہوں
ہو ابدی بسر زیست اس در پر مری
یہی بس میں عاجز دعا کر رہا ہوں

حمد باری تعالیٰ ۔

حمد ثنا دے اوہ لائق واحد جو مالک رب سائیں
جو رزق پہنچاوے ہر نوں واحد مشرق مغرب تائیں

تینوں آدم زادہ ہوکے ذرا شعور نہ آیا
روز ازل اقرار کر تو کیوں اج بھلایا

کیویں ابلیس دے پنجے اندر آ کر جان پھنسائی
روندگیوں خود وچ پیراندے ،انہی کل وڈیائی

ویکھ ہاں اپنی شاناں تائیں جو بخشی مالک تینو
وچ مخلوقاں نظر دوڑا کے دتی رب کسے نوں

نہ ایہہ ملک خزانے نہ ایہہ دولت تیری
نہ اولاد قبیلہ تیرا نہ ایہہ ھیرا پھیری

جیکر محل بلند چڑھانویں کٹ لوہیدے توڑے
تینوں وقت مقررہ اُتے ہرگز موت نہ چھوڑے

نہ امید وفاداری دی اس جہاں توں اُٹھے
کئی ہزار سکندر ویکھے اس مٹی وچ سُتے

ایہہ دنیا مثل مسافر آئی تے آخر ایہدا فانی
منزل نوں کوئی پہنچ نہ سکیا گیا چلا ارمانی

ویکھ فرعون نے وچ آزادی حسرت پوری کیتی
دسے نہ رب ہور کسے نوں جو سر اُہدے بیتی

رہیا محبّ قاروں دیوانہ اس دنیا دے تائیں
وچ زمین دے دھسدا رہسی روز قیامت تائیں

جے ہوندی کجھ بھلائی اس دیوچ ملدی رب دیاں یاراں
اجتک ویکھی ملدی عاجز غافل دنیاداراں

پڑھ نماز تو پنجے وقت تے کر لے یاد الٰہی
روز حشر دے تیری تائیں ہوسی تاں رہائی

کر رکوع سجود قریشی تو نال مومن بھائیاں
روزِ حشر دے تیرے تائیں ہوسی تاں رہائیاں

باجھوں اس نماز عبادت منزل مول نہ دِسدی
رحمت اُتے نمازی رب دی ہر ویلے ہی وسدی

ویکھ رکوع سجود دے اندر کل ملائک نوری
سالہا سال رہن وچ سجدے ،ہوئے نہ حسرت پوری

اس دنیا تے خلقت جیہڑی ویکھی پیدا آئی
پڑھے نمازاں رات دہاڑی ،تے کردی یاد الٰہی

تو نبی دا امتی ہوکے ،کردا ایڈا غروری
غفلت اندر سب کجھ بھلیا آسی موت ضروری

قریشی رات دنے توں لوکاں وعظ سنانویں
خود پھسیا توں غفلت اندر نیکی دل نہ جانویں

التجاء ۔

رحم کن مجھ پر تو آقا رحم کے قابل ہوں میں
در پہ تیرے ہاتھ پھیلائے ہوئے سائل ہوں میں
اے خداوندا تیری سرکار عالی
تیرے در پہ کھڑا ہوں میں عاجز سوالی
میں تیری خلق کا ٹھکرایا ہوا آیا یہاں
دم لبوں پر التجا ہے می طلب از تو اماں
گناہ کے دفتر ہزاروں ساتھ میرے
سو افسوس کچھ نہیں ہاتھ میرے
نفس ظالم نے ہے مجھ کو خوار کیتا
بڑا بدکار بدکردار کیتا
گناہوں میں عمر میری ختم ہوئی
میرا ثانی نہیں عاصی اور کوئی
تیرے در پہ پڑا ہوں میں مجرم منہ کالا
عطا چاہیے بڑی امید والا
میں تیرے اس در کا منگن ہارا سوالی
کہ جس در سے نہ جاوے کوئی خالی
عدل کریں ،وچ اس جہاں دے عاصی میں جیہا نائیں
فضل کریں اس عاجز کارن ہتھیں پار چڑھائیں

التجاء عاجز۔

یہ مانا کہ تو لاشریک ہے دو جہاں میں
نہ تیری کوئی ابتداء انتہاء ہے
میں بھی لاشریک ہوں تیرے اس مکاں میں
میرے بھی گناہوں کی کچھ انتہاء ہے
میری انتہاء کو تو ہی جانتا ہے
تیرا فضل و رحمت تو بے انتہاء ہے
تیرے فضل و رحمت کی مینہ دیکھ کر میں
میں عاجز گناہ سر بسر کر رہا ہوں
تو یٰسین و طٰہ مدثر کے صدقے
مجھے معاف کر التجا کر رہا ہوں

درود شریف ۔

ورد زباں پہ رکھ دلا صلی علی محمد
عقد کشا ہے یہ دعا صلی علی محمد
کس کی مجال ہے دم بھرے صفتِ رسول کرے
جس پر خدا نے خود کہا صلی علی محمد
شکرِ خدا محمدی ہم کو بنایا امتی
کس کو ملاہے یہ مرتبہ صلی علی محمد

دل کی سیاہی دور ہو سینہ صفا پر نور ہو
جس کا وظیفہ ہوگیا صلی علی محمد
ہوئے جس گھڑی حساب ،پیش کروں گا میں شتاب
عشقِ جنابِ مصطفیٰ صلی علی محمد
چشم حیا تھی آپ کی خود حیا نے دیکھ
پردے میں منہ چھپالیا صلی علی محمد
جلوۂ روحِ پاک میں نورِ خدا کا تھا ظہور
جس نے بھی دیکھا خوش ہوا صلی علی محمد
تحفہ بر روحِ مصطفیٰ کون نہیں ہے بھیجتا
جبکہ خدا نے خود کہا صلی علی محمد
پہنچے جنابِ مصطفیٰ جبکہ سدرۃ المنتہیٰ
عرش سے آئی یہ ندا صلی علی محمد
جن وبشر کا ورد ہے اہل نظر کا ورد ہے
شمس وقمر کی ہے صدا صلی علی محمد
ہم کو خدا کی آس ہے ختم رسل کا پاس ہے
سن لو یہ کلمہ بر ملا صلی علی محمد
کہدے خدا کے فضل سے مجھ کو جہاں میں خوف کیا
جبکہ وظیفہ ہے میرا صلی علی محمد

مناجات۔

ٹھنڈی ٹھنڈی وگنی ایں پرے دئے وائے نی
آکھیں نبی پاک نوں روضے تے بلائے نی
ہجر تساڈے میری جندڑی وکائی اے
دنیا دیوانی مینوں آکھدی صدائی اے
دھکے پئے مریندے کل اپنے پرائے نی
آکھیں نبی پاک نوں روضے تے بلائے نی
حال میرے دسین جا کے امت دے بشیر نوں
روضے تے بلانویں شاہا دکھی تے دل گیر نوں
ایڈا دکھ میرے کولوں جھلیا نہ جائے نی
تیرے بن ملیا جہڑا رب دکھلائے نی
اسے انتظار وچ عمر گزاری اے
اللہ جانے کدوں آونی عاجزاں دی واری اے
گن گن اوکھے سوکھے وقت لنگائے نی
آکھیں میرے آقا نوں توں روضے تے بلائے نی
روضے تے بلانویں مینوں ہادی کملی والیا
عاجزان دے بھاگ وی جگانویں کملی والیا
جیویں ستیان دے نصیب آگے تو کہیا ند جگائے نی
در تے بلا کے مینوں دید فرمائے نی

قریشی امید اندر پیا دکھڑے سہاردا
نت دے وچھوڑے وچ آہیں پیار ماردا

مناجات ہو۔

غفلت سے ہو بیدار اب منزل کا تو کر فکر ہو
فکر کن تو فضل رحمان فکر کن تو فکر ہو
کہہ یارب حبیب اپنے نوں اپنا غلام بنائے ہو
میں طالب دیدار ہوں آقا اپنی دید کرائے ہو
وچ فراق آقا دے یارب نیل بدن تے چھائے ہو
کر کے اپنی کرم نوازی عاجز نوں مل جائے ہو
جس در تے میں دکھیا ہویا اس در تے آپ بلائے ہو
جھولی کارن خیر خزانے لیکر آیا جے مل جائے ہو
اس سہارا لے کر تیرا بیٹھا آس لگائے ہو
اکو قطرہ دید کرم دا کافی جے مل جائے ہو
ہو مایوس زمانے کولوں تیرے در تے ہاتھ پھیلائے ہو
قطرے دید کرم تیرے تھیں عاجز دی برآئے ہو
ورد زباں پر رکھ ہمہ تو لامعبود الا ہو
ذکر کن تو اے قریشی ذکر کن تو ذکر ہو

عرض در خدمت قلم ۔

قلم اٹھانوڑن تھیں پہلوں میں لکھ بسم اللہ پڑھدا
خدمت اندر پیر صاحب دے السلام علیکم عرضاں کردا
السلام علیکم عاجز طرفوں پوری مجلس تائیں
تیرے در تے سب سوالی، ہر نو خیر پہنچائیں
بسم اللہ ،بسم اللہ کر کے قلمے صاف لکھانویں
خدمت اندر پیر صاحب دے ہر دم سر نوانویں
مثقال برابر بھی گستاخی تحریر تیری وچ آوے
پڑھے سنے جو مجلس اندر ،اوہ مینوں شرماوے
اس ڈروں میں خدمت تیری قلمے عرض سناندا
مرشد میرے دی خدمت اندر سرنواندا
جان کے خدمت مرشد اندر نہ ہوئے غلطی کائی
بے خبر توں معاف کرے ،رب کتاباں آئی

لاج ۔

میری لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
خزانے تیرے میں کمی کیسے ہوگی
مجھے خیردے دے تو اے دینے والے
رنگے یوں جہاں کو تو اپنی زباں سے

میری بار کیوں دیر ہو شان والے
تیرے در پہ منگتے بڑے تاج والے
میری لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
جو در پہ تیرے آ قدم چومتے ہیں
وہ جنت میں بے فکر ہو گھومتے ہیں
تو اپنے پیارے سے لیکر مجھے دے
میری لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
تونے مکہ بھی دیکھا تو نے دیکھا مدینہ
تیرے در پہ دیکھا ہے پنہاں خزینہ
مجھے قطرہ ایک تو خدارا عطا کر
ڈوبا بحر غفلت میں تو بھلا کر
تیرے دست سے گرچہ پاؤں میں ساحل
تیری ہو وفائی وفا کرنے والے
کری نظر جن پر تو نے سوئے جگائے
میرا بد مقدر مجھے ہی رلائے
تو اپنی جھلک سے اسے بھی جگادے
میری لاج رکھ لے سخی جھاگ والے
تیرے در پہ ہیں بادشاہ بھی گداگر
جائیں شاہی در سے سبھی خیر کھا کر
مجھے خیر اپنی نظر سے دلا دے

تیری اک نظر میری بگڑی بنا دے
تیری در پہ آہوں کو لیکر میں آیا
میری خوار قسمت کو تو بدلوا دے
بدل کرمجھے بھی بنا تاج والے
میری لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
تیرے در مانگے سوالی جو آ کر
تو دیتا ہے اس کو قلب سے لگا کر
بنائے سوالی تو سب دینے والے
میری لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
تیرا مکے والا ،ہے مدنی بھی تیرا
پھر کیوں ڈوبتا ہے سفینہ یہ میرا
تو ہے ناخدا بھی سفینہ مخاطب
پھر کہوں سرجھکائے میں ہے فعل تیرا
میری نیہ کو اب خدا را بچالے
میری لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
اگر میں بھٹکتا رہا یوں جہاں میں
تو حاضر عدالت میں ہو کر خدا میں
سناؤں گا اپنی میں اس داستاں کو
دیا جھاگ والے تیرے سب جہاں کو
میں بھوکا بھٹکتا آیا جب پیاسا

تو مایوسیوں سے ہوا چور کاسا
مجھے خیر کیوں نہ ملے مدینے والے
میری لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
اگر کوئی غلطی ہوجائے مجھ سے
تو آقا خدا را رہا مانگو تجھ سے
میری حالت زار پر رحم کھالے
میر لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
جہاں میں کہیں ہوں تو رکھ اپنا سایہ
مجھے دشمنوں نے نہایت ستایا
تو اپنے پروں میں خدارا چھپالے
میری لاج رکھ اے سخی جھاگ والے
تجھے رب نے بخشا ہے وہ تاج شاہی
تیرے در سے ملتی ہے اس کی خدائی
دکھا اپنے عاجز کو ہر جا پر سائے
ہو مطلوب واحد ،ہیں طالب سوائے
اگر تم سے میرا مقدر نہ بدلا
تو بتلاؤ کامل نظر کس لئے ہے
اگر مجھ کو ہی خیر ملتا نہیں ہے
تو پھر یہ سخاوت کا گھر کس لئے ہے
شفا مرض عصیاں سے مجھ کو نہ ہوگر

تو یہ بحر کوثر سدا کس لئے ہے

استدعا در فارسی ۔

حضرت آقائے ما مولائے ما
واقف اسرارِ انوارِ خدا
پیشوائے مومنین و مسلمین
ناظر و منظور رب العالمین
در زمان از عارفان برده سبق
نور بخش طالبانِ راهِ حق
در زمان پیرِ کامل راهنما
پیشوائے باصفا ومقتدا
صاحب دل واقفِ رازِ دروں
بهر فتح الباب شاهِ متقوں.
آفتابِ آسمانِ معرفت
مهتابِ عالم وعرفان صفت
هادی دیں سالکِ راهِ هدا
مالک اندر مخزن سرِّ خدا
محو اندر بحرِ توحیدِ خدا
ناقصان را پیر کاملاں را راهنما
برفرازِ چرخِ عرفان آفتاب

در شب اسرارِ نورِ مهتاب
والئی سر حقیقت باکمال
مائے دریائے عشقِ ذو الجلال
نورِ بخش طالبان معرفت
باغ بانِ باغِ لطف مرهمت
معرفت آگاهے منظورِ خدا
عارفِ باللہ حضور باصفا
مولوی صاحب و مولانائے ما
برکت اللہ صاحب هادی هدا
عارف باللہ بے ریب وگمان
معرفت آگاهٔ و غوث الزمان
مولوی صاحب حضور خوش نفس
هادی دیں اظهر از نور الشمس
ظل عالی آنحضورِ باصفا
بر سرِ ما و ایمان دارد خدا
پشت بانِ ما غریبان بے شبه
مَجدُهم زَاد وَ دَامَ اِقْبَالُه
بعد تبلیغِ هزاراں در هزار
هدیه تسلیم و تعظیمِ هزار
السلام علیکم اے سایهٔ خدا

ولیِ مکمل کاملاں را راهنما
عرض اندر خدمت عالی مقام
میکنم ایں مقتدائے سالکاں
التجا در خدمت والا کنوں
میکنم اے مردِ معنی ذوفنوں
وقت میگردم بسر درجه مها
طالبم از تو دعا یا حضرتا
برسرم حاجات دارد بے عدد
حضرتا بحر خدا فرما مدد
دل همی گوید که پیشِ جناب
میشوم حاضر بیائم فتح یاب
لیک در خدمت رسیدن مشکل است
منزل دور است بندِ حائل است
من ازیں جا التجائے میکنم
هم زحالِ دل آگاهی میکنم
دست پیر از غائباں کوتاه نیست
دستِ او جز قبضهٔ اللہ نیست
نیز اندر تجر به آمد مرا
سایهٔ مرشد بوسیلهٔ خدا
نیست دور از مردِ غائب دست پیر

دست مرشد دستِ الله تقدیر
پیر از حالِ مرید آگه بود
دستِ پاکش قبضۂ الله بود
هست آگاه پیر از حالِ مرید
نیست غافل پیر از حالِ مرید
وصفِ عالی وصف هائے آن جناب
از قاضی عزیز الرحمن شنیدم بے حساب
خواستم والله که بنویسم ورا
تارسد در خدمتِ پاکِ شما
لیک صدها مراد ذاتِ خدا
پیش ازاں برسید در پیشِ شما
اوست در حالِ عاجز بے گماں
میکنی او را مدد اے خوش نشاں
او مسافر هست غرب الدیار
بیکس ومسکیں بغایت بے شمار
در حقش فرما توجه اے همام
تاسبب سازد ورا ،رب الانام
هم برائے مرورا ذاتِ خدا
بے عدد سازد عنایاتش عطا
مشکلاتش جمله آساں میکند

از کمالِ ظاهر وباطن ورا سازد مدد
اولاً او را دهد عمر دراز
از کمالِ فضل ربِ کارساز
هم خدایش میدهد عمرِ دراز
نیز سرمایه بسے بابرگِ ساز
در همه اجلاس بدهد عزتش
درهمه جا میفزاید حرمتش
هر کسے تعمیل سازد قولِ او
هر کسے منظور سازد قولِ او
در همه اجلاس باعزت بود
هیچ کس بااو تقابل نه بود
هر کسے خوش میشود از قال او
هر کسے را خوشنماید فعل او
هرکسے دارد عزیز او را بجاں
هر کسے عزت کند اورا بجاں
هر زماں خوش دارد اورا ذاتِ رب
در همه حالش همی سازد سبب
مشکلاتش جمله آساں میکند
هم مهمانش کفایت میکند
سائلم درخدمتِ تو اے هُما

بھرِ محمد میکنی ہر دم دعا
حق تعالیٰ میکند انجام آن
از کمالِ خود می امن وامان
حق ضروریات آن را میدهد
درهمه حالات وسعت میدهد
هم فراخی میکند او رابسا
از برائے چار یارِ مصطفی
شکر دیگر اینکه ایں صاحب صفا
از عنایت یاد میکردی مرا
بیکسم من یاد من میساختند
سایۂ خود بر سرم انداختند
بے سرو پائم بسے مسکین وزار
بھرِ من فرما دعا اے نامدار
هم کند ذاتِ خدا مارا مدد
تامکاں سازم بنا از ذاتِ خود
واز ادب تسلیم من بادا قبول
حضرت من عاملِ فرع واصول
هم تمامی پیر برادر حاضراں
باد تسلیم من اے عالی نشان
نیز اندر دین ودنیا میدهد

آبرو سرمایه هم سازد مدد
ختم کن عاجز قریشی ایں عرض را
طول مضمون تنگ سازد قلب را

مھتاب۔

کرے اھدی تعریف ایہہ عاجز کیویں
سارے جگ تے جسدی دوہائی ہوگئی
تے بن دیکھیاں سن کے نام اسدا
سارے دنیا دیکھو سدائی ہوئی گئی
خلقت آزاد ،دے وچ فراق آقا
ویکھی وانگ پروانے فدائی ہوگئی
نکلیا جھاگ دے وچوں اک مہتاب ایسا
سارے جگ تے جہدی روشنائی ہوگئی
عاجز آقا دی دید دے نال برکت
سارے جگ توں دور سیاہی ہوگئی
قریشی ویکھیا آقا جس اک واری
دور اھدی ساری رسوائی ہوگئی

غوث الزماں۔

میں اپنے آقا دا اوہ دربار ویکھاں
جتھے رب ہے رہندا اوہ گھر بار ویکھاں
ہے دل میں یہ حسرت اوہ سرکار ویکھاں
میں اپنے آقا دا اوہ دربار ویکھاں
ہے جس دی غذا ''ھوٗ'' اوہ بیمار ویکھاں
ہے جیہڑی رب نوں ملدی اوہ تار ویکھاں
میں اپنے آقا دا اوہ دربار ویکھاں
جتھے رب ہے رہندا اوہ گھر بار ویکھاں
جیہڑا راہ بنانوندا ،سجانوندا، دکھانوندا
مدینے نو جانوندا ،اوہ راہ دار ویکھاں
جیہدی زبان اقدس توں قرآن ہی نکلے
اوہ راہِ الٰہی دا معمار ویکھاں
میں اپنے آقا دا اوہ دربار ویکھاں
جتھے رب ہے رہندا اوہ گھر بار ویکھاں
کہندے جس نوں مرشد میں اوہ یار ویکھاں
نہ آنواں مڑ کے عاجز جے اک وار ویکھاں
جیہڑی کفر بدعت تے شرکاں نو کٹ دی
میں اپنے آقا دی اوہ تلوار ویکھاں
میں اپنے آقا دا اوہ دربار ویکھاں

جتھے رب ہے رہندا اوہ گھر بار ویکھاں
جیہڑا ہے مجاہد تے غوث الزماں بھی
میں علمائے دیں دا اوہ سالار ویکھاں
جیہڑا کفر تے شرک دا شکن ہوکے آیا
اوہ رب دے پیارے دا میں یار ویکھاں
میں اپنے آقا دا اوہ دربار ویکھاں
جتھے رب ہے رہندا اوہ گھر بار ویکھاں
خدا را میری بخش دو اب خطائیں
اٹھا پردہ عاجز سے ہر جا پہ ویکھاں
قریشی سر در آقا سر نوا ہے
اٹھا یوسفی پردہ دیدار ویکھاں
میں اپنے آقا دا اوہ دربار ویکھاں
جتھے رب ہے رہندا اوہ گھر بار ویکھاں

عرض حال عاجز۔

آوے عدل تے عادل تاں پھر آقا دودھ پانی چوں دیوے نثار اتھے
اک شرع تے دوجا قانون سر تے ،ہیں خوف مینوں بے شمار اتھے
کسی طرف بھی رخ میں کرن قابل آقا رہیا نہ ہویا لاچار اتھے
صبر شکر تے دکھ مصیبتاندے پیتے جام میں کئی ہزار اتھے
ہویاں نشر گلی بازار دے وچ تے ظلم دی ہوئی انتہا اتھے

جانوں تسیں تے میرا خدا جانے گنہگار ہاں یا بے گناہ اتھے
جواب انہاں نوں دینڑ دے لئی مینوں کسے طرح بھی نہیں روا اتھے
بھر اجلاس دے وچ ایہہ عرض میری کرو انہاں دے لئی بھی دعا اتھے
دیوے رب انہاں صبر وسکون ایسا ہون میرے اتے مہربان آقا
گزرن نال محبت اتفاق ساڈھے ملے دن جو وچ جہاں آقا
دِسن مہینہ محبتاندے دن راتیں ساتھوں دور ہوجان شیطان آقا
پاک فسق وفجور تھیں ہون قلب ساڈے واراں اک دوجے اتوں جان آقا

دعا۔

نظر رکھناں بھائیاں میریاں تے عمر انہاں دی دُوھروں دراز ہوئے
چمکن جگ تے وانگ تاریاں دے ،رب انہاں دا خود کاررساز ہوئے
جپے جگ خلیل حبیب سارا ذرا نہ انہاں دے وچ امتیاز ہوئے
قریشی عاجز ا دیکھے نہ عیب ذرا جے پار لاونڑے لئی بے نیاز ہوئے
ہتھ بنھ کے رہیا میں غلام سب دا میتھوں ہوئی بھی کوئی خطا ناہیں
سمجھ فکر دے وچ نہ آوے میرے کہڑی بھل دی دتی ایہہ سزا سائیں
قریشی عاجز آقا سدا ویکھ دائی، بن آقا دی ہوندی کوئی جا نائیں
رب آقا دے وچ تے آقا ملے ہر تھاں بن آقا دے ملے خدا نائیں۔

تلاش برادر۔

اک عرض ضروری پیش کردا ہاں جھدے کرن بنا بچ سکدا نہیں
پک پک کے ہوئی ظہیر دے وچ کسی طرح بھی انہوں کج سکدا نہیں
سولہ سال ہوئے تے ایہہ ناسور دل دا کیتی دیری میں پھوڑن تیار ہویا
کنی دیری میں ظالماں جھوٹیاں دا اس لالچ دے لئی شکار ہویا
سن ۴۸ تے مہینہ پنجواں سی دن بدھ تے تاریخ میں چار دساں
نکلیا ویر گھر تھیں ورتیا کی میں تے ہونڑ کھول کے میں اک وار دساں
پنڈ مالسی پائین دے وچوں گیا کارن سیر دے لئی بازار دساں
گذریا دن تے آس امید اندر آئی رات تے ہو کے بیزار دساں
بھناں بھائیاں دیہوئے جتھے غش طاری ہوئے والدیناں دااو تھے بیان کیویں
اس ویلے جے ہوندی ہوش مینوں ۔دستا کھول کے ہوئی داستان کیوین ۔
الغرض اساں اھدے پانونڑ لئی کیتے حیلے چارے نے ہزار سائیں ۔
آئے دن ویر دی خیال اندر آئے کئی سے سوچ وبچار سائیں
سولہ سال ہوئے نے وچ تلاش اوھدی سنے والد صاحب بھائیاں ساریاں نوں
نہ تے خود ملیا نہ کوئی تے خبر آئی آوے چین کیویں قسمت ہاریاں نوں
ہونڑھ اس کتاب دی وساطت دے نال میری ایہہ عرض ہے ہر مسلماں تائیں
حلیہ ویکھ اس مطلوب کارن دیوے لبھ جو اس جوان تائیں
دیوے پتہ یا آن ملائے ڈیرے ہوئے حد نہ اوھدے احسان اندر
رہواں مشکور میں زندگی بھر اھدا کراں فرق نہ ایھدے احکام اندر

حلیہ۔

اصل نام عزیز الرحمٰن اهدا قاضی کرکے سب بلانودے سن
بھیناں بھائیاں نوں پیار اهدے نال ایڈا اتے ہتھاں دے سب کھڈانودے سن
رنگ گندمی تے قد سرو جیسا دساں کی میں اس جوان تائیں
سجے گن تھلے اهدے داغ ایسا جہیڑا مٹدا نام نشان نائیں
عمر ہوئی ستائیس سال اسدی اج ویکھا ایک کتاب اندر
مڈل پاس جدوں اس نے کیتی ہٹیاں آیا فرسٹ کل کلاس اندر
خوش خلقی تے ایہدی نعت گوئی سارے جگ نوں پئی ستانودی اے
قریشی عاجز نوں دیر دی او صورت وچ سپنے آنڑ جگاوندی اے

دربار مرشد ،آبرو۔

رہا کر غموں سے خدارا رہا کر
تمنا ہے میرے دل میں تیرے دیدار کی خاطر
دوائے دردِ عصیاں را بخش ،بیمار کی خاطر
دعا مانگوں رب سے تو آنکھوں میں تم ہو
مدعا مانگوں کس سے میں کس در پہ جا کر
رہا کر غموں سے خدارا رہا کر
کوئی پل نہ گزرے خدا کی قسم وہ
میرے دل میں جنبشِ پیر و مرشد نہ ہو
نہ کر خوار اب مجھے کو خادم بنا کر

شمع کر نہ پنہاں مجھے اب دکھا کر
رہا کر غموں سے خدارا رہا کر
میری عرض کو نظر اپنی میں رکھ کر
تو اپنی زباں سے میری آروزو کر
نہ لب سے نہ دل سے اتر میرے مرشد
محمد کے صدقے میری آبرو کر
رہاکر غموں سے خدارا رہا کر
گائے جا قریشی تو مرشد کے گانے
گزر جائیں شاید یہ غم کے زمانے
تو پل پل میں نام اپنے مرشد لیا کر
رہا کر غموں سے خدارا رہا کر
رہا کر غموں سے خدارا رہا کر

سزا۔

میں ہوں بیزار اس دنیا سے اب مرشد پیارے سن
مصیبت ہے نہیں باقی جو نہ آئی ہو زمانے کی
نگاہِ کرم سے ہی قتل کرڈالو نہ ہو تکلیف دونوں کو
تمہیں خنجر اٹھانے کی مجھے گردن جھکانے کی
اس بے رخی سے بہتر میری زندگی مٹا دے
مجھے بھولنے سے پہلے میرا آشیاں جلا دے

سب کچھ ہے تیرے بس میں بنائے یا مٹا دے
من میں جو تیرے آئے سو فیصلہ سنا دے
اس بے رخی کے قابل قریشی نہیں ہے عاجز
تجھے واسطہ ہے تیرا کوئی اور ہی سزا دے

شان مرشد ۔

تیرے در تے پئے تے لکھاں کامل واہ سبحان اللہ تیری شان مرشد
تیرے در اقدس تے خاک پانوں آکھاں زمین ہے یا آسمان مرشد
مینہ رحمتاندے وسن دن راتیں فضل وسدا اے سحر وشام مرشد
صفت تساں دی بیان نہیں کرسکدی ایہہ قریشی دی عاجز زبان مرشد
بحر مصائب دے وچ جیہڑے ڈولدے سن بنے انہاندے آ، ناخدا مرشد
شکر الحمد للہ کہ اس آزاد کارن آئے میرے آقا راہنما مرشد
دید ایک تھیں بھاگاں سُتیاں نو کردے جانوندے نے بیدار مرشد
قریشی ہر اَڑی اھدی حل ہوندی منہ تھیں کہے جیہڑا اکوار مرشد

مرشد کا ہاتھ۔

شہرت وچ آزاد ہوئی حاصل
نعتاں پڑھدیاں خلقاں پیر دیاں
ڈیرے لائے نے وچ بیابان دے
آؤ دیکھو ہمتاں رب دے شیر دیاں

خیر پانوں آپ دے در اُتوں آنون خلقاں پاک آزاد دیاں
قریشی مرشد دے نام دے نال
دولت ہویاں عزتاں سالک آباد دیاں
میرے مرشد نے بے مثال عالم
عادل انہاندے نال دا ہور تے نہیں
عالم فاضل ایتھے جھاڑو پئے دیندے
کیتی کسے دی بھی آقا روھڑ دے نہیں
لاج سخی سخاوت دی رکھدے نے
جھولی خالی کسی دی موڑ دے نہیں
قریشی قاضی عزیز الرحمٰن خوب آکھیا اے
پھڑن ہتھ جیہدا کدی چھوڑ دے نہیں

فضل ۔کشمیر میں موجودگی کی وجہ ۔

قسمت بدل گئی آزاد والیاں دی
جدوں مرشد پاک بے مثال آئے
بناون مسجداں تے کھولن دارالعلوم
تھاں تھاں کرن نال علم مالا مال آئے
ہوئے آزاد کشمیر دے وچ کی ظاہر
مرشد گویا اج عروج اسلام آیا
اس من لیا رب معبود واحد

کردا جو سجدے خاص وعام آیا
جتھے گرنتھ پئے پڑھائے جانوندے سن
اُتھے آقا سناون قرآن آیا
پٹی شرک تے کفر دی جڑ آقا
تے کرن ہر ایک نو مسلمان آیا
مرشد نوں آکے وچ تاریکیاں دے
لاٹھاں ویکھوں ہاں رخِ جمال دیاں
اسی رخ مبارک توں کیتا فیض حاصل
آکے خلقتاں پاک آزاد دیاں
انہاں درِ مصطفائی تے پہنچا دتا
جیہڑے منکر حضور دے اسلام دے سن
قریشی فضل دسیا تے دسیا انہاں اتے
جیہڑے دشمن قدیمی اس نام دے سن

حسرت جام ۔

نہ میں کشف وکرامت دی عرض دے لئی
کیتی زاری اے اس دربار دے وچ
میں تے حور قصور دا مشتاق بھی نئیں
دوہائی میری ہے درِ سرکار دے وچ
آقا ایہہ بھی خواہش غلام دی نئیں

کہ کسے غیر تو کجھ انعام مل جائے
قریشی اک حسرت پیش کردا اے
کہ درِ آقا تو ں گدائی دا جام مل جائے

سالک آباد ۔

فضل اسی دروازیوں مل سکدا
ہوئے جس دربار دا سگ میاں
بوہا خصماں جے تو چھڈ دیویں
خیر پانوندا نئیں سارا جگ میاں
بوہا خصماں دا نہ توں چھڈ بیٹھیں
کتے دشمناں دے کھے لگ میاں
قریشی عاجز جے خیر دی لوڑ تینوں
تے دل سالک آباد دے وگ میاں

میم دا پلہ ۔

جیہدا پیر ناہیں اوہدا مرنا کی
بے خبراں نوں کی خبر اے میرے آقا کیسی نظر اے
دیوے نظر دے نال پلا جبکہ پھر ایسے نشے تو ڈرنا کی
جیہدا پیر ناہیں اوہدا مرنا کی
مندر مسیتاں پھول تو نائیں

رب نوں اس وچ ٹول تو نائیں
جتھے دل نذرانہ کردئے
پھر گلہ انہاں دا کرنا کی
جیہدا پیر ناہیں اوھدا مرنا کی
چل قریشی عشق دے اندر جان بازی لائے
شک اس دے وچ جیکر دین ایمان گوائے
خالق توں گر پردہ نائیں
تے جگ تو پردہ کرنا کی
جیہدا پیر ناہیں اوھدا مرنا کی
عشقِ یوسف وچ دس زلیخاں تو کیوں جان گوائی
شہر مصر دی شاہی چھڈ کے کردی پھریں گدائی
وچ خواب قریشی تائیں ایہہ آوازِ زلیخاں آئی
اپنے دل نوں پچھ توں رسوا بدنام کسے نوں کرنا کی
جیہدا پیر ناہیں اوھدا مرنا کی
قریشی ایہہ نماز نہ پڑھ توں
وقت ایویں برباد نہ کرتوں
دل وچ حب جے مرشد نائیں
تے ورد وظیفہ کرنا کی
جیہدا پیر ناہیں اوھدا مرنا کی
جے ویکھیں توں الف اکلا

تے گھُٹ کے پھڑ لے میم دا پلہ
صورت یار دی وچ رب دسدا
تے منکراں کولوں ڈرنا کی
مرشد دا در چھڈ کے عاجز ہور کسے سر دھرنا کی
جیہدا پیر ناہیں اوھدا مرنا کی

منکا۔

کامل پیر قریشی عاجز پتھر نوں لعل بنانودے
نال تصدق جے در جائے تے ڈبیاں پار چڑھانوندے
جے پھڑ کے ہتھ انہاندا جیہڑے خواب خیال بنانودے
رکھ تکبر حسد دلے وچ تردے وی ڈب جانوندے
لعل وی منکا تے کچ وی منکا اکو رنگ دکھاوے
کول صرافاں جاکے واحد مل حقیقی پاوے
جو چھل فریب دا رنگ چڑھا کے مرشد دے در جانون
تے کڈھ دلے دی ہتھ پھڑا کے طوق گلے وچ پانون
عدل کریں وچ پیر بھائیاں دے عاصی میں جیا نائیں
کرم کریں اس عاجز کارن ہتھیں پاڑ چڑھائیں
بخشیں سنے پیر بھائیاں دے قریشی عاجز تائیں
بطفیل حبیب محمد ﷺ در توں نہ ٹھکرائیں

ظلم دی حد۔

بھیک لین آیا تیرے در توں میں نال عاجزی سر نوا کے تے
خیر ملیاں ہی سگ جانوندا اے نہیں تے بیٹھ جاندا آس لگا کے تے
بوہا چھڈ دا نہیں سگ خصماں دا چاہے جگ مارے سر آ کے تے
جے رہ جائے بھکھا کسے در دا سگ تے کرے فریاد عرش ہلا کے تے
سن فریاد اھدی مالک کل مالکاں دا پُچھے نال پیار جتا کے تے
ویکھ ہاں رات ادھی بھنڈی پائی بیٹھوں سُتے جگ نوں آن جگا کے تے
دیکھے سنے صدائی دا حال سارا لاگے اوہ شاہ رگ تو بھی آ کے تے
دس کون ہیں تو کہڑے در دا سگ بھکارہیا کیوں گھر مالکاندے
لکھاں آ ایتھوں خیر پانوندے نے کھلے رہن ہمیش در ساکھاندے
جنوں پیر دروازیوں کڈھ دیوے اس نوں ملے نہ تھاں درخالقاں دے
قریشی عاجز ظلم دی حد مک گئی بھکے رہن لگے پیٔے سگ ساکھاندے

بردہ۔

تو مالک میں بردہ تو بردے کا آقا

ہاں محتاج بیٹھا میں دکھیا سوالی
نظر کرم کی مجھ پہ کر دے ہاں آقا
یہ سب تیرے بردے تو ان سب کا والی
تو سحر آج وقف ہم پہ کردے ہاں آقا

تو مالک میں بردہ تو بردے کا آقا

سب جھولیاں لے کے خالی ہیں آئے
تو نگاہ کرم سے ہی بھر دے ہاں آقا
تجھے واسطہ میاں محمد شفیع کا
تو چادر فضل سب کے سر دے ہاں آقا

تو مالک میں بردہ تو بردے کا آقا

یہ جہاں میں بھٹک کر تیرے در پہ آئے
تو نگاہ کرم ان پہ کردے ہاں آقا
تجھے واسطہ تیرے مرشد کا دوں میں
میری مشکلیں حل تو کر دے ہاں آقا

تو مالک میں بردہ تو بردے کا آقا

جھولی۔

فضل منگ ہاں رب توں
ویلڑا اوہ جیہڑا در مرشد تے لے جا کے تے

ہوئے روبرو مرشد دے غلام حاضر
تے کراں میں عرض ہتھ اٹھا کے تے
سناواں کھول کتاب میں دل والی
اگے آقا دے سرنوا کے تے
قریشی وانگ بھکاری لٹایا بیٹھاں
اٹھاں فضل تھیں جھولی بھرا کے تے

ایتھے تے اُتھے دا فرق۔

قریشی عاجز شعر تے شاعری وچ
رکھی کسر نہ کوئی تو اُٹھا ایتھے
سنی جگ توں ہُنڑ بیتی جان اُتے
تے ایتھے اُتھے دا فرق دکھا ایتھے
وسے قہر ربی اس لاہور دے وچ
روندی زارو قطار خلقائی ایتھے
بدل جنت دا ویکھیا در آقا تے
رحمت رب نے خود وسائی اُتھے
مچھر وانگ ڈڈاراں پئے ڈنگدے نی
گرمی اپنی حد مکائی اُتھے
چھانواں ٹھنڈیاں سالک آباد دیاں
سائے آقا دے بیٹھی خدائی اُتھے

تڑفے وانگ ماہی مخلوقات ساری
گلی کوچے چہ پئی دوہائی ایتھے
قریشی عاجز چل یار دے در اُتے
شاید تیری بھی ہوئے شنوائی اُتھے
آقا ویکھیااس لاہور اندر ہیٹھ نکلیاں چاول ابالدے پئے
جی آکھ دا پر لکھے قلم ناہیں، کی کی رب جی اِتھے وکھال دے پئے

اللہ ھو۔

اس توں ودھ کے ہور کہڑا در لوڑیں
"اللہ ھو" دا رنگ چڑھانوڑ دے لئی
ایتھوں لبھیا جنہاں نوں لبھیا اے
پنچھ لیجا کے من پر جانوڑ دے لئی
ایتھوں لبھیا اللہ تے اللہ دا نبی اُنہاں
جیہڑے گھروں نکلے رب نوں پانوڑ دے لئی
قریشی پُچھ قاضی عبد الحمید صاحب کو لوں
قربانیاں ہوندیاں کیویں یار منانوڑ دی لئی

مرشد دا رنگ ۔

جنہاں اس رنگیلڑے رنگیا اے
اُنہاں ایہو جیہا رنگ چڑھایا اے
نہ تے لوڑ انہاں کسی رنگ دی رہی

نہ اس رنگ تے کوئی رنگ آیا اے
جنھاں مرشد دے نال سودا جان کیتا
انھاں مُل انوکھڑا پایا اے
قریشی دے کے سر جتھے بازی لائیے
اُتھے ہار دا پھر صفایا اے

نصیبِ مریض۔

نال دید حقیقی مریض ہوکے
میرے مرشد پاک نوں طبیب ویکھو
کرکے دور جہالت تے غرور دل تھیں
آکے پیر دے ذرا قریب ویکھو
ہوندا عاصیاں کیوں علاج ایتھے
میرے آقا دے دارو عجیب ویکھو
کتھے قریشی تے کتھے ایہہ شاعری
مینوں ویکھو تے میرے نصیب ویکھو

گستاخی۔

کتھے شان تیری کتھے آن اهدی تے جاگستاخی کردائی
پر ہیڈا نہیں جائے سر چاہے اوہ کردا جو ایتھوں سردائی
ہویا ایڈا نکھڑا کی دساں چلے واہ نہ یار منانوڑیندی

کہندا جے میری جھولی نہ بھری مینوں قسم ہے پیونے کھانوڑیندی
جے بھر جائے کاسہ آقا یار مینڈا تے کرے عہد ایہہ سرنوانڑیوں
فضل رہے غلام اقدام اندر تے کرے پیش ایہہ جان کھانوڑیوں

دواریاں شریف۔

مینوں بھلدے نئیں ہرگز دیار دواریاں دے
دن رات ستانوندے اوہ یار دواریاں دے
انہاں گلیاں تو میں واراں جتھوں آقا دا گزر ہوندا
اُتھے عطراں تھیں وی خوشبودار سب خار دواریاں دے
میرے آقا دا اوہ در ہے جتھے شاہ وگدا آنون
ملجائے جو لنگر چوں پڑھ شکر دعا کھاون
ایک صف تے صف آرا سب شاہ و گدا ویکھے
سب بردے نے آقا دے سردار دواراایاں دے
کیتھے نیلم ولی اے کیتھوں لوات دے او گلشن
دیکھو نور دے مہینہ وسدے وچکار دواریاں دے
ہر اک دیاں درخواستاں منظور کرانودے نے
۔میاں محمد اسحاق مختار دواریاں دے
اُنہاں ساریاں تو میں قربان جیہڑے لخت جگر آقا
شہداں توں وی مٹھے نے اقوال انہاں ساریاں دے
اک ایسی بہار آئی رحمت دی گھٹا چھائی

ہونے لگے دنیا میں پرچار دواریاں دے
ہے بحر ادب ایتھے نالے علم دا مخزن وی
کر سکدا نئیں عاجز اظہار دواریاں دے
جب یاد قریشی نوں یاراں دی نے تڑفایا
ادھی رات نوں ایہہ تاں لکھے اشعار دواریاں دے
التجا ایہہ قریشی دی منظور خدایا ہو
مجھ کو بھی عطا کردو دیدار دواریاں دے

غلام ۔

کراں انہاندی میں تعریف کیویں جہڑے در آقا تے غلام رہندے
رحم وکرم تے فضل دے بحر اندر کھاندے ہیں غوطے صبح وشام رہندے
جیہڑے اللہ تے اللہ دے نور دے نال ہر ویلڑے ہم کلام رہندے
نظر آقا تو دور ہو جاون جیہڑے ہر منزل دے وچ اوہ ناتمام رہندے
قریشی عاجز اور رب دی دید اندر جیہڑے نظر آقا ہر گام رہندے

مقدمہ ۔

ایہہ عدالت اے عادلاں سالکاں دی ایتھے غیر شرع نہ دلیل ہوئے
سفارش عالی بھی ایتھے نہیں آسکدا ہوئے حبیب تے بھانویں خلیل ہوئے
قریشی تیرے خلاف جو دائر کیس ہویا اھدی مڑکے پھر اپیل ہوئے
عاجز توں مقدمہ ہاریں تے کیویں ہاریں مرشد پاک جے دلوں دکیل ہوئے

ایہہ کچہری اے عادلاں سچیاں دی عاصی کوئی ایتھے بچ سکدا نہیں
تیرے ہتھ تے پیر مستغیث تیرے تے مقدمہ لڑنے دا کوئی جج بھی نہیں
بازو ہوئے جدا تیرے تن نالوں تے ایتھوں نسنے دا کوئی بچ بھی نہیں
میرے آقا توں قریشی نو بری کردے تیرے حشر نوں موڑ دا جج بھی نہیں ۔

بازی ۔

اس وچ شک نہیں توں میں پیر دی دید اندر
پر تیری دید دے وچ تے پیر ناہیں
ایتھے جتیاں ساریاں ہار بیٹھوں
تیری پیر دے لئی نظیر ناہیں
اس خالی کمان تے کی مان کردوں
جہڑی سدو خالی وچ تیر ناہیں
قریشی چل یار دے در تے بازی لائیے
یار دا کوئی فقیر ناہیں
جہڑا پلیوں دے کے بازی لواندا اے
تے نظر رکھدا ہر فقیر اتے
جھتے خوف پولیس قانون دا نہیں
تے دفعہ لگن نہ کوئی فقیر اتے
ہار مال تے ہاریں توں مالکاں دا
اثر پوے نہ تیری ضمیر اتے

قریشی بن ہاریاں اتھے جتے کوئی
کوئی فضل ہے نگاہ پیر اتے

والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیے راہِ ہدایت پر لے آئے ۔

شرع تے فقر۔

مولوی صاحب تسیں چھڈ دیو ایہہ کھیڑا
شرع کہڑی تساں سر تے لئی ہوئی اے
شرع فقر دے وچ تے فقر شرع اندر
تے شرع نال فقیری دے رہی ہوئی اے
الفقر فخری تے والفقر منی
ویکھ میم دے ہیٹھ زیر پئی ہوئی اے
میں ہاں فقر دے وچ تے فقر فخر میرا
نبی وچ مشکواۃ دے کہی ہوئی اے
فقر اُتے حرام کیتی نار و دوزخ سانوں
صاف قرآن پاک نے کہی ہوئی اے
قریشی عاجز بخششاں تیریاں دی
ذمہ داری مرشد پاک نے لئی ہوئی اے

یوسفی پردہ ۔

چک پردہ یوسفی مکھڑے توں
اینج لُکیاں گزارہ نئیں ہونڑاں
اس عاجز دی وی سن لے ہاں
ایہہ گنہگار دوبارہ نئیں آنونڑاں
ساتھوں پردے کر کر لکنا ایں
تے اُدھر آپوں پردے چکنا ایں
جیہڑے ویکھن در تے آئے ہوئے نے
تے بن ویکھے ایتھوں کسے نئیں جانونڑاں
چک پردہ یوسفی مکھڑے توں
اینج لُکیاں گزارہ نئیں ہونڑاں
سانوں روز تاریخاں دسنا ایں
تے اُدھر بدلاں وانگوں برسنا ایں
ہُنڑ تاریخ دا پرچہ لینڑاں نئیں
تے ایہہ کیس دیوانی نئیں ہونڑاں
چک پردہ یوسفی مکھڑے توں
اینج لُکیاں گزارہ نئیں ہونڑاں
تو در ساکاں والے کھول کے تے
لکھاں سائل در تے رول دتے
اِنہاں دس کے ہونڑ توں لکاویں نہ

تے بن ڈیٹھیاں گزارہ نئیں ہونڑاں
چک پردہ یوسفی مکھڑے توں
اینج لگیاں گزارہ نئیں ہونڑاں
ایہہ جو سائل در تے آن بیٹھے
اساں لیکر جانڑاں جان بیٹھے
دتے رب دے وچوں دیہہ سانوں
تے بن دیتیاں گزارہ نئیں ہونڑاں
چک پردہ یوسفی مکھڑے توں
اینج لگیاں گزارہ نئیں ہونڑاں
یار وسدا نئیں گر سینے وچ
تے آئیوں سیر تو کرن مدینے وچ
ائیوں حج دی نیتی توں نائیں
تے بن جھکیاں ایتے حج نہیں ہونڑاں
چک پردہ یوسفی مکھڑے توں
اینج لگیاں گزارہ نئیں ہونڑاں
جے تو خیر دی خواہش رکھنا ایں
تے مزا یار دی دید دا چکھنا ایں
قریشی کر لے کاسے نوں ستھرا
بن ویکھیاں کسے خیر نئیں پاؤنڑاں
چک پردہ یوسفی مکھڑے توں
اینج لگیاں گزارہ نئیں ہونڑاں

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

چند ہدایات ۔

اگر مرنا چاہتے ہو تو شہیدوں کی موت مرو۔
اگر جینا چاہتے ہو تو نمازی بن کر جیو
اگر پڑھنا چاہتے ہو تو قرآن پڑھو
اگر مارنا چاہتے ہو تو نفس کو مارو۔
اگر لڑنا چاہتے ہو تو اسلام کی خاطر لڑو۔
اگر ایمان چاہتے ہو اپنی عزت کو بچاؤ۔
اگر بہشت جانا چاہتے ہو تو ماں باپ کو خوش رکھو۔
اگر بچنا چاہتے ہو تو کفر سے، شرک اور بدعت سے بچو۔
اگر بلند کرنا چاہتے ہو تو اللہ کی توحید کو بلند کرو۔
اگر تعریف کرنا چاہتے ہو تو اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی کرو۔
اگر آنا چاہتے ہو تو بے دست و بے کس کی خدمت کو آؤ۔
اگر جانا چاہتے ہو تو متبرک زیارات کی زیارت کو جاؤ۔

چند احادیث ۔

عجلو بالصلوۃ قبل الفوت۔

اپنی نمازوں کو جلدی سے پورا کرلو مرنے سے قبل۔

عجلو بالتوبۃ قبل الموت ۔

اپنی توبہ کو جلدی سے پورا کرلو فوت ہونے سے قبل

الصلوۃ عماد الدین قبل الموت ۔

نماز ہی دین کا ستون ہے۔

من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر۔

جس نے نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا۔

الفرق بین المومن والکافر ترک الصلوۃ ۔

مسلمان اور کافر کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

الصلوۃ معراج المومنین ۔

نماز مومنوں کے لیے معراج ہے۔

الفرق بین العبد والکفر ترک الصلوۃ ۔

اللہ کے بندے اور کافر کے مابین دیوار صرف نماز ہے۔

اقیموا الصلوۃ ولاتکونوا من المشرکین ۔

نماز کا دامن مت چھوڑو مشرک ہوجاؤ گے۔

منقبت

بحضور قطب الاقطاب غوث الزمان الحاج مولانا **محمد برکت اللہ** سالک آبادی
المعروف سرکار رجھا گوی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

از جانب مولانا صاحبزادہ محمد فرید الدین حمیدی برکاتی۔
جامعہ اسلامیہ برکاتیہ بنک روڈ مظفر آباد۔ آزاد کشمیر۔

برکت اللہ غوثِ عالم مظہر نورِ الہ
عارفاں راپیرِ کامل ، کاملاں را راہنما
مبشر و محکوم جن کے اتقیاء و اصفیاء
واقف اسرار ھو مرکز و غوث الوریٰ
رہبرِ نقشبند ،چشت و سہرورد و قادری
آفتاب بزم عرفاں ، مرحبا صد مرحبا۔
عبدمنان و وحید اور جلوہ گاہِ مصطفیٰ
پہنچے سب چاہت سبب آپ کی ، میرے شہا
پایا جس نے آپ کا در ٹھہرا خورشیدِ جہاں
ہیں گداگر پیش داور ، ہو نظر بہرِ خدا۔
جاہد و شاکر وہ پیہم ، صابر و خورشیدِ دیں
سرِ قدرت مو بہ مو وہ پیکرِ صدق و سخا
روسیہ ہوں رکھ لو بھرم سب کا سخی ابن سخی
ہونظر ، کر دیں گہر ،گو ہے فریدی پرخطا

فہرست کتاب۔

1	مقدمۃ الکتاب	7
2	زبان کی مار۔	8
3	شعر کا معنی	22
4	اقسام شاعری	25
5	ممنوع ومحظور شاعری	28
6	شاعری اور صحابہ کرام	33
7	کتب متوقعہ۔	43
8	تقریض سمیع اللہ عزیز منہاس	46
9	مصنف کتاب کا تعارف۔	49
10	عرض گزار۔	//
11	اللھم زد فزد ۔	50
12	گمشدگی۔	//
13	مصنف کتاب کون تھا	52
14	ابتدا	61
15	حمد باری تعالیٰ	62
16	التجا	65
17	التجائے قریشی	66

18	درود شریف	66
19	مناجات	68
20	مناجات ھو	69
21	عرض در خدمت قلم	70
22	لاج۔	//
23	استدعا در فارسی	74
24	مہتاب	80
25	غوث الزمان	81
26	عرض حال عاجز	82
27	دعا۔	83
28	تلاشِ برادر	84
29	حلیہ برادر۔	85
30	آبرو۔	//
31	سزا	86
32	شان مرشد	87
33	ہتھ۔	//
34	فضل	88
35	حسرت جام	89
36	سالک آباد	90

37	میم داپلہ	90
38	منکا۔	92
39	ظلم دی حد۔	93
40	بردہ۔	//
41	جھولی	94
42	اتھے تے اوتھے دافرق	//
43	اللہ ھو۔	96
44	مرشدا رنگ	//
45	نصیبِ مریض۔	97
46	دواریاں شریف۔	98
47	غلام	99
48	مقدمہ	//
49	بازی۔	100
50	شرع تے فقر	101
51	پردہ	102
52	چندہدایات	104
53	تاکیدنماز(چنداحادیث)	105
55	منقبت ازصاحبزادہ مولانافریدالدین حمیدی برکاتی	106

عکس سرورق التجائے قریشی۔

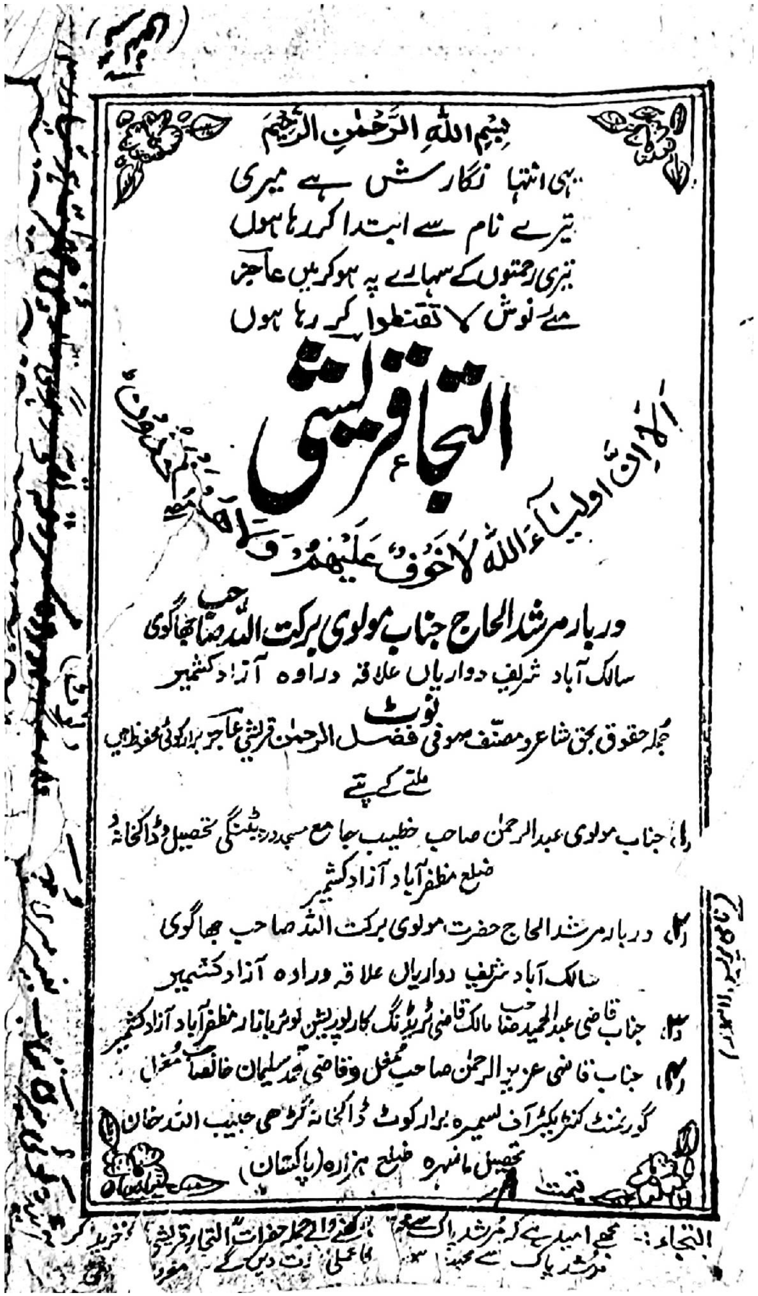
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہی انتہا نگارش ہے میری
تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں
تیری رحمتوں کے سہارے پہ ہو کر میں عاجز
مئے نوش لا تقنطوا کر رہا ہوں

التجاء قریشی

اَلَا اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیہِم وَلَا ھُم یَحزَنُون

دربار مرشد الحاج جناب مولوی برکت اللہ صاحب جھاگوی
سالک آباد شریف دواریاں علاقہ دراوہ آزاد کشمیر

نوٹ
جملہ حقوق بحق شاعر و مصنف صوفی فضل الرحمٰن قریشی عاجز برارکوٹی محفوظ ہیں

ملنے کے پتے

(۱) جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد دریٹنگی تحصیل و ڈاکخانہ ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر

(۲) دربار مرشد الحاج حضرت مولوی برکت اللہ صاحب جھاگوی سالک آباد شریف دواریاں علاقہ دراوہ آزاد کشمیر

(۳) جناب قاضی عبدالحمید صاحب مالک قاضی ٹریڈنگ کارپوریشن لوئر بازار مظفر آباد آزاد کشمیر

(۴) جناب قاضی عزیز الرحمٰن صاحب مغل و قاضی محمد سلیمان خان صاحب مغل گورنمنٹ کنٹریکٹر آف لسیرہ برارکوٹ ڈاکخانہ گڑھی حبیب اللہ خان تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ (پاکستان)

قیمت

التجاء:- مجھے امید ہے کہ مرشد پاک کے سچے ... پڑھنے والے جملہ حضرات التجاء قریشی ... مرشد پاک سے محبت ... عملی ... دیں گے ... خرید کر

۳

اے فضل گرچہ خواہی خاص و عام
با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

نذرِ عقیدت

میں اپنے اس ناچیز ہدیہ التجاءِ قریشی کو بطور نذرانہ عقیدت بتوسل جناب مرشد پاک الحاج حضرت مولانا مولوی برکت اللہ صاحب جھاگوی حضور پُر نور سرکار دو عالم و سید المرسلین امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم رحمۃ اللعالمین کی بارگاہ رسالت میں پیش کرتا ہوں وما علینا الا البلاغ آمین ثم آمین

محتاجِ دعا و نظرِ رحمت
صوفی فضل الرحمٰن قریشی عاجز بلارکوٹی

استدعاء

یہ مانا کہ تو لاشریک ہے دو جہاں میں — نہ تیری کوئی ابتداء انتہا ہے
میں بھی لاشریک ہوں تیرے اس گناہ میں — میرے بھی گناہوں کی کچھ انتہا ہے
میری انتہا کو تو ہی جانتا ہے — تیرا فضل و رحمت تو بے انتہا ہے
تیرے فضل و رحمت کے مینہ دیکھ کر میں — میں عاجز گناہ سر بسر کر رہا ہوں
تو لیسین طٰہٰ مدثر کے صدقے — مجھے معاف کر التجا کر رہا ہوں

محتاجِ دعا و نظرِ رحمت
صوفی فضل الرحمٰن قریشی عاجز بلارکوٹی

التجائے قریشی کا آخری صفحہ۔

۳۰

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَر
نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے

ولا تکونوا کالذین کفروا
ان لوگوں کی طرح مت ہونا جو کلمہ پڑھتے ہوئے بھی کافر ہیں

رات کو سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے گناہوں کا جائزہ لے کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر سونا چاہیئے ہو سکتا ہے کہ یہی رات تمہاری دنیا میں آخری ہو۔
(قریشی)

نوٹ

انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ عنقریب ہی آپ کی خدمت میں (تعزیزات رحمانی) پیش کروں گا جو کہ فی الوقت زیر طبع ہے اور [illegible] بھی کی پوری قرآن مجید کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے اور معتمد و معتبر علمائے [illegible] ین کی زیر نگرانی مرتب ہو رہی ہے (تعزیزات رحمانی) میں بڑا فائدہ یہ ہے جاہل سے جاہل شخص بھی اپنے مطلب کا مسئلہ بلا تکلیف اور بلا مشکل [illegible] قت نکال کر بغیر کسی کی مدد کے اپنا مطلب قرآن پاک کے فرمان کے مطابق [illegible] ہے [illegible] لی اردو پڑھا لکھا آدمی بھی قرآن مجید کی ہر آیت کے ترجمہ [illegible] واقف ہو سکتا ہے انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آجائے گی۔

محتاجِ دعا (قریشی)